﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد25 | جمعۃ المبارک 09/نومبر 2018ء | 30 صفر 1440 ہجری قمری ❁ 09/نبوت 1397 ہجری شمسی | شمارہ45

صفیں سیدھی رکھو!

حضرت ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ صفیں سیدھی رکھواور آگے پیچھے مت کھڑے ہوا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہوجائے گا۔

صفیں سیدھی رکھنا نماز کی تکمیل میں شامل ہے اورنماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف حدیث نمبر658,656,654)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں نے اپنے ربّ سے دعا کی کہ اگر اُس کی مشیّت ہوتو وہ مجھے (عربی) سکھادے۔پس اُس نے میری دعا قبول فرمائی اورمیں اُس کے فضل سے زبان دان،خوش بیان اورماہر (کلام) ہوگیا۔پھرمیں نے حضرتِ احدیّت کے حکم سے دو کتابیں عربی میں تالیف کیں اورمیں نے کہااے گروہِ دشمناں !اے بڑے بڑے دعوے کرنے والواور ریا کارو اگرتم علماء واُدباء میں سے ہواور (اپنے دعویٰ میں) سچے ہوتوان (کتابوں) کی مثل لاؤاس پروہ بھاگ گئے۔

(گزشتہ سے پیوستہ) ’’یہی وہ وجوہات ہیں جنہوں نے لوگوں کوگروہ درگروہ کردیا ہے اوروہ فرقوں میں بٹ گئے ہیں اوران میں سے اکثر نے ہلاکت کواختیار کرلیا اورحق کوبُری طرح جھٹلایا بلکہ انہوں نے زیادتی کرنے والوں کی طرح اہلِ حق پرلعنت کی۔ دین سے نکل جانے والے سرکش کی طرح محسنوں پرحملہ کیا۔اورانہوں نے اہل حق کی طرف متکبرانہ انداز سے ناک بُھوں چڑھا کراور غضبناک مسخ شدہ دل کے ساتھ دیکھا۔اورانہوں نے اپنے آپ کوعلماء واُدباء میں سے سمجھااورانہوں نے تکبر کادامن گھسیٹا حالانکہ وہ قادرالکلام نہ تھے۔اُن میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ کی طرف سے معرفت اورحق وحکمت میں سے حصہ ملااوراللہ نے ان کی آنکھیں کھولیں اوران کے شکوک وشبہات دور کئے،پس انہوں نے حقائق کوتمام پہلوؤں سے احاطہ کرتے ہوئے دیکھا۔اوربعض ان میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے ہرقدم پرغلطی کھائی اوروجوداورعدم وجودمیں فرق نہ کیااوروہ اہلِ بصیرت نہ تھے۔وہ امورجن پراُن کے خیالات مرکوزہیں اوراپنے غلط اقدامات اور بدیوں کے پیرہن پروہ مصر رہے اوروہ فسادی قوم ہیں۔جنگ کی طاقت چھین لی جانے کے بعد جب وہ مقابلہ سے دستبردار ہوگئے اوردفاع کرنے سے مایوس ہوگئے توانہوں نے یکدم تحقیر آمیز ایذارسانی،بہتان تراشی،افتراپردازی اورتوہین کی طرف رُخ کرلیا۔جب بھی میں نے ان سے نرم گفتاری سے کام لیاوہ ظلم وستم اورایذادہی پرتُل گئے اوراگرمیرے ربّ نے جومیرامحافظ ومددگار ہے مجھے بچایانہ ہوتاتو قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کردیتے۔پھرجب وہ ٹیڑھے ہوگئے تواللہ نے ان کے دلوں کوبھی ٹیڑھا کردیااوران کوگناہوں میں بڑھادیااورانہیں اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیا۔پھرمَیں کریم ورحیم اللہ کے حکم اوراِذن سے اوہام کے ازالہ اوربیماریوں کے علاج کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا،جس پروہ اپنی جہالت کے باعث سخت غضبناک ہوئے اورعیب چینی اورگالیوں کے ساتھ میرے پیچھے پڑ گئے اورتکفیر کے فتوے اورکذب بیانی کے دفترکھول دیئے اورقسماقسم کی دروغ گوئی سے مجھ پرحملہ کیااورزہریلے سانپ کی زبان کی طرح مجھے ڈسااورسنگریزوں کوروندنے کی طرح مجھے روندا۔بسااوقات میں نے نصیحت کی لیکن انہوں نے نہیں سُنی اورکئی دفعہ میں نے انہیں بلایامگرانہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔اورجب انہوں نے مقابلہ کیاتوبھاگ گئے اورجب غلطی کی تواقرارکی بجائے اصرارکیااوراقرار نہ کیااوروہ ڈرنے والے نہ ہوئے۔اورانہوں نے خیانتوں پر دلیری دکھائی اورنہ توانہیں ترک کیااورنہ ہی انہیں لغوقرار دیا یہاں تک کہ جب حقائق چھپ گئے دین کامعاملہ مبہم ہوگیا،معارف کے سورج اوجھل ہوگئے اورغروب ہوگئے،دین کے معارف جلاوطن اورغائب ہوگئے،مصائب بہت قریب آگئے اورانہوں نے غلبہ پالیا۔دین اوردیانت کاگھرخالی ہوگیااورامن وامان گھبراکربھاگ گئے۔اورمَیں نے دیکھا کہ اندھیرا چھا گیا ہے اورراستہ تاریک ہوگیا ہے تب مَیں نے دین کی تائید میں کئی کتابیں تالیف کیں اوران کواسرار وبراہین کے لطیف نکات سے پُرکردیالیکن پھربھی انہوں نے ان نصیحتوں سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ انہیں اشتعال انگیزباتیں خیال کیااوروہ باز نہ آئے۔پھرجب انہوں نے دیکھا کہ حجت قائم ہوگئی ہے اوربھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی پڑگئی ہے اورشکوک وشبہات کے انگاروں میں سے کوئی ایک انگارہ بھی باقی نہیں رہاتوپھروہ طرح طرح کی تحقیرآمیزباتوں کی طرف مائل ہوئے اوریہ کہا کہ اسلام کی طرف دعوت دینے والے مجدّد کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ راسخ علماء اورمعززفضلاء میں سے ہوگا۔اوریہ توایسا شخص ہے جوعربی کاایک حرف نہیں جانتا اورنہ ہی اسے ادبی علوم سے کچھ واقفیت ہے اورہم اسے جاہل پاتے ہیں۔اوروہ اپنے اس قول میں سچے بھی تھے۔پس میں نے اپنے ربّ سے دعا کی کہ اگراُس کی مشیّت ہوتووہ مجھے (عربی) سکھادے۔پس اُس نے میری دعاقبول فرمائی اورمیں اُس کے فضل سے زبان دان،خوش بیان اورماہر (کلام) ہوگیا۔پھرمیں نے حضرتِ احدیّت کے حکم سے دوکتابیں عربی میں تالیف کیں اورمیں نے کہااے گروہِ دشمناں!اے بڑے بڑے دعوے کرنے والواورریاکارواگرتم علماء واُدباء میں سے ہواور(اپنے دعویٰ میں) سچے ہوتوان (کتابوں) کی مثل لاؤاس پروہ بھاگ گئے اوراُس مقروض شخص کی طرح چھپ گئے جوخالی ہاتھ ہواور(اپنا) سیم وزرخرچ کرنے کے بعدہی اُسے ہوش آئی ہواورقرض کاطوق پہن لینے کے بعداس کی ادائیگی پرقادرنہ ہواوراس کاقرض خواہ پیچھے پڑکراُس سے اپنے مال کامطالبہ کررہا ہواوراس(مقروض) کے پاس جھوٹے وعدوں کے سوااورکچھ نہ ہو۔اس طرح اللہ تکبرکرنے والی قوم کورسوا کرتا ہے۔‘‘

(سِرُّ الخلافۃ مع اردو ترجمہ صفحہ 13 تا 17۔شائع کردہ نظارت اشاعت صدرانجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

❁...22/اکتوبر بروز سوموار : (امریکہ) حضورِانور ایدّہ اللہ صبح آٹھ بجے کے قریب مسجد 'بیت السمیع' ہیوسٹن سے گوئٹے مالا کے لئے روانہ ہوئے اور ہوائی سفر طے کر کے دوپہر بارہ بجے کے بعد گوئٹے مالاشہر کے ایئر پورٹ پر رونق افروز ہوئے۔ یہاں مقامی کانگریس کی ایک رکن نے حضورِانور کوخوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضورِانور انٹی گوا(Antigua) شہر روانہ ہو گئے۔اسی شہر میں حضورِانور نےنمازِظہر وعصر پڑھائیں۔شام چھ بجے کے قریب حضورِانور مسجد 'بیت الاوّل' گوئٹے مالا رونق افروز ہوئے اور مسجد کا معائنہ فرمایا۔حضورِانور نے وسطی اور جنوبی امریکہ سے آنے والے مختلف وفود سے ملاقات فرمائی۔

❁...23/اکتوبر بروز منگل : (گوئٹے مالا) حضورِانور دوپہر تین بجے کے بعد ناصر ہسپتال گوئٹے مالا پہنچے جہاں مختلف شخصیات سے ملاقات کے بعد چار بجے کے قریب ناصر ہسپتال کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعد ازاں ناصر ہسپتال گوئٹے مالا کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔حضورِانور نے افتتاحی تقریب سے معرکۃ الآراء صدارتی خطاب فرمایا۔اسی شام حضورِانور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ہسپانوی (Spanish) ایڈیشن (آن لائن) کا اجراء فرمایا۔

❁...24/ اکتوبر بروز بدھ: حضورِانور سینکڑوں احمدیوں کی موجودگی میں انٹی گوا سے روانہ ہوئے۔ بعد ازاں گوئٹے مالا ایئر پورٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز شام

(بقیہ صفحہ 11 پرملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁...خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ26/اکتوبر2018ء

❁...حضورِانورکادورۂ امریکہ،اکتوبر،نومبر2018ء

❁...حضورِانورکادورۂ جرمنی وبیلجئم،ستمبر 2018ء

❁...خلافت کے زیرِسایہ عالمگیر وحدت کا قیام (تقریر)

❁...خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال

❁...غزل،الفضل ڈائجسٹ،شیڈیول ایم ٹی اے وغیرہ

...☆...☆...☆...

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی و بیلجیم ستمبر 2018ء

البانیا، ہنگری، اور کروشیا کے وفود، مختلف ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والی احمدی فیملیز۔ نیز ساؤٹومے کے وزیر اعظم کے مشیر کی حضورِانور سے ملاقات
حضورِانور کی جرمنی سے بیلجیئم روانگی، مسجد 'بیت الرحیم' Alken (بیلجیئم) کا افتتاح۔ اعلاناتِ نکاح، تقاریبِ آمین

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد 'سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ' ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھو اور خدمت کرو اور جماعت احمدیہ سے منسوب ہونے کی وجہ سے زیادہ بہتر لیڈر بنو اور اپنی قوم کی خدمت کرو''۔ (وزیر اعظم ساؤٹومے کے مشیر کو حضورِانور کی نصیحت)

❁ ... یہاں آکر میں نے دیکھا ہے۔ اب مجھے اپنے بیٹوں کے بارہ میں کوئی فکر نہیں ہے وہ دونوں صحیح جگہ پر گئے ہیں اور آپ کی جماعت کے ممبر ہیں اب میں بھی بہت جلد آپ کی جماعت کا ممبر بنوں گا۔
❁ ... میری نظر میں جلسہ سالانہ ایک روحانی غذا ہے جس کیلئے مجھے ہر سال یہاں آنا چاہئے چاہے اس کیلئے انتہائی کوششیں بھی کرنی پڑیں۔ ❁ ... ہمیں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک 'حبل اللہ' چاہئے۔ آج احمدیت ہی ہے جو ہمیں یہ حبل اللہ دے رہی ہے۔ ❁ ... جلسہ ایک ایسی تقریب ہے جو انسان کو اندر سے دھو کر ہلکا پھلکا بنا دیتا ہے۔ ❁ ... میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ جو بھی صاحب عقل حضورِانور کے خطابات سنے گا وہ ضرور اسلام کی خوبیوں کا قائل ہو جائے گا۔ روحانیت کا تجربہ کرنے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے جلسہ سالانہ ایک IDEAL EVENT ہے۔ میں نے حضورِانور کے چہرہ پر اور چہرے کے ارد گرد نُور ہی نور دیکھا ہے۔ میں بہت خوش ہوں اور جذبات پر قابو نہیں رکھ پا رہی۔ ❁ ... ویسے تو میں حضورِانور کو پہلی دفعہ مل رہا تھا لیکن حضور کی محبت کی وجہ سے ایسا لگتا تھا جیسے میں کوئی غیر نہیں ان کا اپنا ہوں جو بڑے عرصہ کے بعد دوبارہ ملا ہے۔ ❁ ... جامعہ احمدیہ کی عمارت پر تحریر آیت کی طرف اشارہ کیا، وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کہ دیکھو یہ آیت کیسے بالکل صحیح جگہ پہ لکھی ہوئی ہے۔
❁ ... میں نے حضورِانور کے چہرہ پر اور چہرے کے ارد گرد نُور ہی نور دیکھا ہے۔ (شاملینِ جلسہ سالانہ جرمنی کے تأثرات)

''مساجد کی تعمیر کے بعد ایک احمدی اور ایک سچے مسلمان کا اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے کا اظہار پہلے سے بہت بڑھ کر ہونا چاہئے تاکہ ارد گرد کے لوگوں کو اسلام کی تعلیم کا پتہ چلے۔''
''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا مقصد یہی ہے۔ اس میں مومنوں کی نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہیں۔ دنیا کو بتائیں کہ اخوت اور بھائی چارہ کیا ہوتا ہے۔''
''اس جگہ کو مسجد میں بدلنے کے بعد اس کا نام تو آپ نے مسجد رکھ دیا ہے۔ اب اس کا حق تب ادا ہو گا جب ارد گرد کے لوگوں کو پتہ چلے گا کہ اب یہاں آنے والے مسلمان، یہاں عبادت کرنے والے لوگ ہمارے لئے کسی مشکل کا باعث نہیں بن رہے، بلکہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

(مسجد 'بیت الرحیم' Alken کی افتتاحی تقریب سے حضورِانور کا معرکۃ الآراء خطاب)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

10 ستمبر 2018ء بروز سوموار

(حصہ سوم۔ آخری)

... ...

البانیا کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک البانیا (Albania) سے آنے والے وفد کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات شروع ہوئی۔

البانیا سے امسال 43 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میرے یہاں جلسہ پر آنے کے دو مقاصد تھے ایک یہ کہ میرے دو بیٹوں نے بیعت کی ہے میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کس جگہ گئے ہیں اور جلسہ دیکھوں۔ دوسرا یہ کہ جرمنی ایک ترقی یافتہ ملک ہے اس ملک کو بھی دیکھوں۔

اب یہاں آکر میں نے دیکھا ہے۔ اب مجھے اپنے بیٹوں کے بارہ میں کوئی فکر نہیں ہے وہ دونوں صحیح جگہ پر گئے ہیں اور آپ کی جماعت کے ممبر ہیں اب میں بھی بہت جلد آپ کی جماعت کا ممبر بنوں گا۔ موصوف نے کہا کہ ہم ایسی جگہ سے آئے ہیں جہاں ساٹھ سال تک مذہب پر پابندی تھی۔ اب نئی جنریشن نے اسے قبول کر لیا ہے۔ پرانی جنریشن کو کچھ وقت لگ رہا ہے۔ کمیونزم کی وجہ سے مذہب پر پابندی رہی ہے اس وجہ سے والد ابھی تک احمدیت نہ قبول کر سکے۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ البانیا سے آنے والی ایک خاتون وکیل نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ البانیا کے کانسٹی ٹیوشن کے حوالہ سے کام کیا ہے اور اب میں جلسہ دیکھنے آئی ہوں۔ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ شہد کی مکھیوں کا چھتہ ہے اور ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ پر رکھا ہوا ہے۔ اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں اس بات سے بھی بہت متاثر ہوئی ہوں کہ کس طرح سب لوگ خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور گریہ وزاری کر رہے تھے۔

میں امید کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مدد کے ساتھ میں بھی بہت جلد اس جماعت کا حصہ بنوں گی۔

☆ ایک احمدی نوجوان نے عرض کیا کہ میں دوسری مرتبہ جلسہ پر آیا ہوں۔ جب گزشتہ سال آیا تھا تو اُس وقت احمدی نہیں تھا۔ اب میں احمدی ہو چکا ہوں اور ایک احمدی کی حیثیت سے آیا ہوں اس وقت میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ پارٹ ٹائم فوٹوگرافی کرتا ہوں۔

☆ ایک شخص نے اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے لئے دعا کریں کہ میں ایک اچھا مومن بن سکوں اور روحانی طور پر اور عملی طور پر خدا کے قریب آسکوں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: خدا آپ کی دعائیں اور خواہشات قبول فرمائے۔

☆ البانیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Bekimbici صاحب نے عرض کیا:

میں 2004ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوا تھا۔ میں جرنلسٹ ہوں۔ جلسہ سالانہ میری زندگی کا بہت اہم event ہوتا ہے۔ اتنا اہم کہ اس دفعہ میں اگست تک ایک اخبار میں کام کیا کرتا تھا اور وہ کام میں نے چھوڑا اور اس کے بعد مجھے کام کی تلاش میں تین، چار آفرز ملیں اور میں نے سب کو یہی کہا کہ اگر مجھے کام پر رکھنا ہے تو 15 ستمبر تک میرا انتظار کرنا ضروری ہو گا کیونکہ میرا ایک فریضہ ہے جس پر میں کام کو ترجیح نہیں دے سکتا اور وہ فریضہ یہ تھا کہ میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔ چنانچہ میں جلسہ سالانہ پر آیا ہوں اور مجھے امید ہے کہ واپس جا کر مجھے کوئی نہ کوئی کام مل جائے گا۔ یہ میرا یقین ہے کہ اگر انسان محنت کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضرور کوئی کام مل جاتا ہے۔ بہرحال میں یہاں شامل ہوا ہوں اور جلسہ سالانہ میرے لئے ایک عظیم الشان پروگرام تھا۔ یہ تینوں دن میرے لئے متاثرکن تھے۔

کہنے لگے: میری نظر میں جلسہ سالانہ ایک روحانی غذا ہے جس کیلئے مجھے ہر سال یہاں آنا چاہئے چاہے اس کیلئے انتہائی کوششیں بھی کرنی پڑیں۔ جلسہ کے علاوہ حضور کے ساتھ چوتھے دن جو ملاقات ہوتی ہے اس کی ایک اپنی اہمیت ہے اگرچہ وہ چند منٹ ہی ہوں۔ ملاقات میں ہم اپنے آقا کے ساتھ بیٹھ کر برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اگلے سال مجھے یوکے کے جلسہ میں بھی شرکت کرنے کی توفیق ملے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جلسہ ہر سال بہتری کی طرف جا رہا ہے۔

البانیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعد میں وفد کے ممبران نے تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ہنگری اور کروشیا کے وفود کی ملاقات

اس کے بعد ملک ہنگری (HUNGARY) اور کروشیا (CROATIA) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

☆ ہنگری سے امیگریشن ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے ایک دوست آئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ بہت اچھی یادیں یہاں سے لے کر جا رہا ہوں۔ آپ کا جلسہ بہت منظم تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو بہت ترقیات دے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ یہ میرا جرمنی کا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ اس سے قبل میں تین دفعہ یوکے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو چکی ہوں اور ایک دفعہ قادیان جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔ یہاں اس جلسہ میں ہر انتظام بہت عمدہ تھا۔ رہائش، خوراک، صفائی، تقاریر، ہر پروگرام بہت منظم تھا۔ ہمیں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک 'حبل اللہ' چاہئے۔ آج احمدیت ہی ہے جو ہمیں یہ حبل اللہ دے رہی ہے۔ حضور انور پر بہت بوجھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو چنا ہے۔ آپ نے یہ بوجھ برداشت کرنا ہے۔ ہم حضور کے لئے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ حضور کے ساتھ ہو۔

میں ہر جگہ جلسوں میں مختلف قوموں کے لوگوں سے ملی۔ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ تھے۔ ہر جگہ بڑا اچھا تجربہ ہوا۔ یوکے میں تو کھلی جگہ پر جلسہ ہوتا ہے اور عارضی طور پر ایک شہر بسایا جاتا ہے۔

☆ ہنگری سے ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gábor Tamás صاحب بھی جلسہ پر آئے تھے۔ یہ مذہبی کاموں کے علاوہ فلاحی کاموں میں بہت متحرک ہیں۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں تو عیسائی ہوں مگر آپ کے جلسہ پہ جا کر مجھے ایمانی تازگی ملتی ہے۔ اور میں تازہ دم ہو کر لوٹتا ہوں۔ یہ چارجنگ سارا سال کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔ موصوف کی وجہ سے نہ صرف ان کے گاؤں بلکہ ان کے تمام حلقہ احباب میں واقفیت ہوئی اور جماعت کا پیغام پہنچانے کے نئے راستے کھلے۔

مبلغ سلسلہ ہنگری تحریر کرتے ہیں کہ:

چند ماہ قبل جب ان پادری صاحب کی والدہ کی وفات ہوئی۔ ہم چند خدام کے ساتھ جنازہ میں شرکت کے لئے ان کے گاؤں پہنچے۔ شدید سردی اور دھند کی وجہ سے

سفر مشکل تھا۔ ہمیں دیکھ کر یہ بہت خوش بھی ہوئے اور حیران بھی۔ تدفین کے بعد دستور کے مطابق گاؤں کے کمیونٹی ہال میں تعزیت کی تقریب ہوئی جس میں گاؤں کے کافی لوگ اور کچھ دوسرے علاقوں سے آنے والے معززین بھی شامل تھے۔ اس تقریب میں شکریہ ادا کرتے ہوئے سارے گاؤں کے سامنے کہا کہ احمدیہ مبلغ اور احمدیہ کمیونٹی ہی میرے دوست اور خیرخواہ ہیں۔ جب میں بیمار ہوا، جب میرا ایکسیڈنٹ ہوا اور میں ہسپتال میں تھا تب صرف یہ جماعت ہی میرا حال پوچھنے آئی تھی۔ اب میری والدہ فوت ہوئیں تو پھر یہی جماعت ہے جو تعزیت کرنے آئی ہے۔ یہی لوگ میرے حقیقی دوست اور خیرخواہ ہیں۔ ایسے مواقع پر میں نے کبھی اپنے کولیگز اور بزنس فرینڈز کو نہیں دیکھا۔ اس طرح گاؤں کے پچاس ساٹھ لوگوں کی توجہ ہماری طرف ہوئی اور ریفریشمنٹ کا سارا وقت جماعت کا تعارف کروانے کا موقع ملا۔

☆ **ہنگری سے Várga András صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ یہ ریفیوجی کیمپ کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

یہ جلسہ ایسا موقع ہے جیسا کہ انسان کسی عظیم الشان چیز کو دیکھے تو حیرانگی کے ساتھ ساتھ اندر سے کپکپی بھی طاری ہوتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جب آپ لوگ نعرے لگاتے تو ایسا لگتا کہ ابھی امام حکم دے گا اور آپ لبیک کہتے ہوئے کچھ کر گزرو گے، جیسا کہ حکم کے منتظر بیٹھے ہو۔ شروع میں تو بہت خوف محسوس ہوا۔ ہنگری میں ایسا مجمع تو دور کی بات، سو لوگ بھی ہوں تو ایک گھنٹہ میں ہی کوئی لڑائی ہو جائے۔ لیکن ہزاروں افراد کا ایسا پرامن مجمع میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

☆ **ہنگری سے سوشل ورکر Csicsek Agota صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔** یہ ہنگری میں نئے آنے والوں کے تمام ابتدائی کاموں میں مدد کرتی ہیں۔ کافی عرصہ سے ان کو دعوت دی جا رہی تھی۔ امسال جلسہ میں شریک ہوئیں۔ جلسہ کے حسن انتظام اور مہمان نوازی پر یہ حضور انور اور جماعت کا شکریہ ادا کرتی رہیں۔ بار بار اس بات کا اظہار کرتی رہیں کہ اتنے منظم اور مہذب مسلمانوں کے اجتماع میں شرکت کا یہ پہلا موقع ہے۔

موصوفہ اپنے کام کی وجہ سے شہر کے تمام حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ اللہ کرے ان کے توسط سے مزید رابطہ کی راہیں کھلیں۔

☆ **ہنگری سے ایک ریفیوجی کیمپ کے مالی امور کی نگران Veszprémi Illona صاحبہ بھی جلسہ میں شریک ہوئی تھیں۔ انہوں نے جلسہ کے انتظامات وغیرہ دیکھنے کے بعد سوال کیا کہ جلسہ کا اتنا زیادہ خرچ کیسے چلایا جاتا ہے۔ ان کو جماعتی خدمت اور چندوں کے نظام کا بتایا گیا۔ جس پر یہ بہت حیران ہوئیں۔ انہوں نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

جلسہ ایک ایسی تقریب ہے جو انسان کو اندر سے دھو کر ہلکا پھلکا بنا دیتا ہے۔ جیسے شروع میں بچے کو نہانے سے خوف آتا ہے۔ مگر وہ اس کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ایسا ہی حال انسان کا جلسہ کو دیکھ کر ہوتا ہے۔

☆ **ہنگری کے وفد میں یمن سے تعلق رکھنے والی ایک میڈیکل ڈاکٹر وفا حسن احمد صاحبہ بھی شامل تھیں۔** یہ جلسہ میں شامل ہوئیں تو بڑی پرجوش تھیں۔ جلسہ کے دوسرے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب انہوں نے خواتین کی مارکی میں سنا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مہمانوں سے خطاب کیلئے انہیں مردانہ ہال میں بھجوایا گیا۔ یہ کہنے لگیں کہ میں لجنہ مارکی میں ہی خوش تھی۔ مجھے واپس لجنہ کی طرف چھوڑنے کا انتظام کر دیں۔

☆ جامعہ احمدیہ جرمنی کے وزٹ کے دوران بڑے شوق سے لائبریری دیکھی اور بنیادی اسلامی کتب دیکھیں۔ باہر آ کر کہنے لگیں کہ ہر آیت برموقع اور برمحل ہے اور ساتھ ہی جامعہ احمدیہ کی عمارت پر تحریر آیت کی طرف اشارہ کیا، وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّہَا کہ دیکھو یہ آیت کیسے بالکل صحیح جگہ پہ لکھی ہوئی ہے۔

ملاقات کے بعد کہنے لگیں کہ ابھی تشنگی باقی تھی میں اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔

مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ موصوفہ تمام راستہ ان کی اہلیہ سے حضور انور سے ملنے کے آداب جانتی رہیں۔ اور یہ سوچتی رہیں کہ جلسہ کی کیا باتیں کرنی ہیں۔ ابھی سے اگلے سال کے پروگرام بنا رہی ہیں کہ اپنی بہن اور بیٹے کو بھی لے کر آنا ہے۔

☆ کروشیا سے آنے والے ایک مہمان 'آدم' صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ: دونوں جلسہ یعنی یوکے اور جرمنی میں دو مختلف جگہوں پر مختلف انتظامات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس عمدہ طریق پر کارکنان اس جلسہ سالانہ کو چلاتے ہیں۔ ان انتظامات کو دیکھ کر میرے اندر بھی یہ جذبہ پیدا ہوا ہے کہ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لوں۔ خاص طور پر اطفال کو پانی کی ڈیوٹی دیتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ یہ چھوٹے بچے اس عمر سے ہی کس اخلاص سے کام کرتے ہیں۔

☆ **آدم صاحب کی اہلیہ ناصحہ صاحبہ بھی جلسہ پر آئی تھیں۔ وہ کہتی ہیں:**

یہ میرا چھٹا جلسہ ہے اور تمام دنیا سے آئے ہوئے احمدیوں سے مل کر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جلسہ یقینی طور پر اسلام کی تعلیمات کو احسن رنگ میں پیش کرتا ہے اور ایک ایسی تصویر دکھاتا ہے کہ اگر اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو کس طرح کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور کیسی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

کروشیا سے ہی مشل صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ غیر احمدی دوست ہیں اور جلسہ پر بطور مترجم ڈیوٹی دیتے رہے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

جلسہ کے انتظامات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس احسن طریق پر احمدی کارکنان جلسہ سالانہ کے انتظامات کو سرانجام دیتے ہیں۔ اسی طرح حفاظتی انتظامات کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

ہنگری اور کروشیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان دونوں وفود کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں تین فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان ملاقات کرنے والوں میں ملک آذر بائیجان سے ایک نومبائعہ آنتاج آزاماد ووا صاحبہ بھی شامل تھیں۔ جنہوں نے گزشتہ سال دسمبر 2017ء میں بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتی ہیں:

جب حضور کا پہلے روز کا خطبہ سنا جس میں حضور انور نے بعض کیمپوں کا ذکر کر کے تربیتی حوالہ سے بعض نصائح فرمائی تھیں۔ تو مجھے لگا کہ شاید تربیت کے حوالہ سے کچھ اچھی چیزیں دیکھنے کو ملیں۔ لیکن یہ بات میری سوچ تک ہی رہی کیونکہ جلسہ کے آخر تک مجھے یہی محسوس ہوا کہ ہر ایک حضور انور کے ارشادات پر سو فیصد عمل کر رہا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو کھانا کھلانا اور پھر وقت پر کھانا ملنا، کسی قسم کی کوئی دھکم پیل نہیں تھی۔ بعض غیر از جماعت بھی اس نظم و ضبط سے بہت متاثر تھے۔ پیارے حضور کی تقاریر میرے لئے مشعل راہ تھیں۔ میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ جو بھی صاحب عقل حضور انور کے خطابات سنے گا وہ ضرور اسلام کی خوبیوں کا قائل ہو جائے گا۔ روحانیت کا تجربہ کرنے اور اس میں ترقی کرنے کے لئے جلسہ سالانہ ایک IDEAL EVENT ہے۔

میں نے حضور انور کے چہرہ پر اور چہرے کے ارد گرد نور ہی نور دیکھا ہے۔ میں بہت خوش ہوں اور جذبات پر قابو نہیں رکھ پا رہی۔

تقریب آمین

ملاقات کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان رانا جاحظ احمد، مبشر احمد شاہد، فرحان احمد قمر، اسمیر احمد خاں، احمد صفوان، ابراہیم سرویا، مشہود فاران شاہد، خالق احمد، عبدالاحد، ساحل اقبال، موحد احمد، جبریل توحید رانا، عامر احمد دانیال، سبطین احمد، شایان احمد، مسرور کاشف، نائل رحمان پاشا، مرزا مامون احمد، ذیشان علی سدھن، توحید احمد۔

عزیزات علیشہ منور سرویا، عامرہ ملک، فریحہ منور، عبیرہ صدیق، تحریم طاہر، عروسہ نعیم، عزیزہ زریش، سنبل احمد، تاشفہ مہک رضوان، انابیہ احمد، لنتہ احمد، ارمان خان، منابل احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

... ...

11 ستمبر 2018ء بروز منگل

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس پروگرام میں 41 فیملیز کے 133 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ جرمنی کی پندرہ جماعتوں سے یہ فیملیز اور احباب ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ان 41 فیملیز میں سے 23 فیملیز ایسی تھیں جو درج ذیل 13 ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے پہنچی تھیں اور آج ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔

پاکستان، نائیجر، بلغاریہ، لائبیریا، نائیجیریا، گیمبیا، بورکینافاسو، UAE، ٹوگو (Togo)، تنزانیہ، کانگو کنشاسا اور تاجکستان (Tajikistan)۔

آج صبح کے اس سیشن میں درج ذیل بیس ممالک سے آنے والے 35 مبلغین کرام نے بھی اپنے پیارے آقا سے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

کانگو برازاویل، پاکستان، نائجیریا، ٹوگو، یوگنڈا، نائیجر، یوکرین (Ukraine)، کینیڈا، بینن (Benin)، قزاخستان، بلغاریہ، رشیا، سیرالیون، مالی (Mali)، پرتگال، تنزانیہ، بورکینافاسو، قرغیزستان، گھانا اور ماریشس (Mauritius)۔

علاوہ ازیں دیگر 19 افراد نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان احباب کا تعلق بلغاریہ، پاکستان، سینیگال، سویڈن، یوکرین، مالی اور فرانس سے تھا۔

اس طرح مجموعی طور پر 187 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی افراد اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت زیر تعلیم طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان عدیل احمد بٹ، رسب احمد سیال، عمر احمد نور، ماہد ارشد، عطاء الشافی رانا، معید احمد، دانش احمد، عیان احمد شاہ، مشہود احمد، نعمان عمر، ایقان احمد نور خالد، آیان احمد مجوکہ، لبیق عمران کاہلوں، عزیزم سرمد احسن، شعیر ارشاد، چوہدری صبیح احمد، شجیع احمد، ایقان احمد عادل۔

عزیزات منال احمد، تمثیلہ نفیس، نور العین رانا، فریحہ علی بگر اٹھ، ملیحہ احسان، صوفیہ ندیم، عزیزہ خرد جان، عزیزہ ہانیہ سطوت رانجھا، عزیزہ جاذبہ بٹ، ثمرین احمد، عنایہ علیزہ نواز، ثوبیہ احمد۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ''فنانس کمیٹی جرمنی'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جات کی انکم، خرچ، ریزروفنڈ اور مختلف مالی امور اور اسی سے متعلقہ معاملات اور ''مساجد کی تعمیر'' کے حوالہ سے اخراجات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور کمیٹی کے ممبران کو مختلف انتظامی ہدایات دیں۔

یہ میٹنگ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ یعنی شام سات بجے تک جاری رہی۔

وزیراعظم ساؤٹومے کے مشیر کی ملاقات

بعدازاں ملک ساؤٹومے (Sao Tome) سے آنے والے مہمان Viluuildiley Barocca صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ موصوف اپنے ملک میں وزیراعظم کے ایڈوائزر برائے پارلیمنٹری افیئرز ہیں اور اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔

موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے میں کس طرح اپنی قوم کی خدمت کروں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ''سیّد القوم خادمھم'' ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھو اور خدمت کرو اور جماعت احمدیہ سے منسوب ہونے کی وجہ سے زیادہ بہتر لیڈر بنو اور اپنی قوم کی خدمت کرو۔

موصوف کو حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے یہ سعادت ملی ہے کہ بیعت کرتے ہوئے حضور انور کے دستِ مبارک کے نیچے میرا ہاتھ تھا۔ یہ میرے لئے بڑا جذباتی موقع تھا۔ ایک طرف حضور انور کا ہاتھ چھونے کی بڑی سعادت تھی تو دوسری طرف میں خدا تعالیٰ سے ایک وعدہ کر رہا تھا۔ مجھے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ میں کوئی چیز مَر رہی ہے۔ ایسے لگتا تھا جیسے ایک چھوٹی سی موت میرے پر وارد ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے موصوف رو پڑے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ حضور نے مجھے وقت دیا اور حضور انور کے قرب میں مَیں نے وقت گزارا۔ جبکہ ملینز کی تعداد میں لوگ ایسے ہیں جو حضور انور کو صرف ایک نظر دیکھنے کے لئے ترستے ہیں۔ ویسے تو میں حضور انور کو پہلی دفعہ مل رہا تھا لیکن حضور کی محبت کی وجہ سے ایسا لگتا تھا جیسے میں کوئی غیر نہیں ان کا اپنا ہوں جو بڑے عرصہ کے بعد دوبارہ ملا ہے اور حضور اتنی محبت اور عاجزی سے ملتے ہیں کہ دوسرے انسان کے پاس کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ آپ سے محبت نہ کرے۔

حضور انور کے ہر ایک لفظ میں اتنا سبق ہے کہ انسان کا دل کرتا ہے کہ وہ خود کچھ نہ بولے اور حضور کے ارشادات سنتا رہے۔

حضور انور نے سب سے پہلے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ ساؤٹومے کے پرائم منسٹر ہیں۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ نہیں، مَیں پرائم منسٹر کا ایڈوائزر ہوں۔ اس پر حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا پھر مستقبل کے پرائم منسٹر ہو۔ میں نے اس پوزیشن کے بارہ میں اس سے پہلے کبھی نہ سوچا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کی مجھ سے بہت توقعات ہیں جن پر پورا اترنے کے لئے مجھے بہت جدوجہد کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے یہ جو فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سید القوم خادمھم کو کبھی نہ بھولنا اور اس کو ہمیشہ پکڑے رکھنا۔ میری ساری زندگی کی تعلیم ایک طرف اور حضور انور کا یہ ارشاد ایک طرف جو ساری تعلیم پر بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں جرمنی کی مختلف 27/ جماعتوں سے 47/ فیملیز کے 163/ افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ علاوہ ازیں درج ذیل گیارہ ممالک سے آنے والے چودہ احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

Latvia، قطر، پاکستان، ناروے، گیمبیا، انڈیا، مالی (Mali)، غانا، کیمرون (Cameroon)، دوبئی اور اسٹونیا (Estonia)۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء دوران سال مختلف رخصتوں کے ایام میں لندن آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پاتے رہے۔ لیکن جامعہ کے پچیس طلباء ایسے تھے جو اپنے امیگریشن سٹیٹس کی وجہ سے لندن کا سفر نہیں کر سکتے تھے۔ آج ان 25 طلباء نے بھی پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والے سب احباب اور فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت زیرِ تعلیم طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مکرم منیر احمد بٹ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم کی 10 ستمبر 2018ء کو Offenbach جرمنی میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے اور مکرم شاکر مسلم صاحب امیر و مبلغ انچارج نائیجر کے والد محترم تھے۔ وفات کے وقت عمر 75 سال تھی۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

1۔ عزیزہ انیلا صدف چوہدری بنت مکرم جمیل احمد چوہدری صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم عطاء المنعم چوہدری ابن مکرم افتخار احمد چوہدری صاحب (جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ سما اکمل بنت مکرم محمد اکمل خان صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم آصف انور ابن مکرم عباس انور صاحب (جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ کائنات محمود اعوان بنت مکرم خالد محمود اعوان صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم کامران ناصر اشرف ابن مکرم محمد اشرف صاحب (جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ ماہم اعجاز بنت مکرم محمد اعجاز صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم مبارک ڈوگر ابن مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب (جرمنی) سے طے پایا۔

5۔ عزیزہ صباء اللہ بنت مکرم امان اللہ صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم Jonas Glanz ابن مکرم Anderas Glanz صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

... ...

12/ستمبر 2018ء بروز بدھ

... ...

جرمنی سے روانگی اور آلکن بیلجیم میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجکر پچاس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ جرمنی سے برسلز (بیلجیم) کے لئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر پچاس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپ کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دورویہ قطاریں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت احباب جماعت کے درمیان کچھ وقت کے لئے رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ خواتین ایک طرف کھڑی شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

دس بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کے لئے بہت گراں تھے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

غزل

اُٹھا کے روح مگر چھوڑ کر مَیں من اپنا
مَیں کن کے ہاتھ میں دے آیا ہوں وطن اپنا
کوئی بہار کا جھوٹا ہی مژدہ لے آئے
خزاں رسیدہ ہے مدّت سے اب چمن اپنا
کسے خبر ہے کہاں کس کے گھر کو آگ لگی
کہ اپنے آپ میں سب شہر ہے مگن اپنا
ہر ایک سمت میں ہے آگ، سو وہ شعلہ بیاں
دکھا گیا سرِ منبر کمالِ فن اپنا
تو کیا اتار دیا جائے اب لباسِ خلق
بدل رہا ہے زمانہ جو پیرہن اپنا
رہے گا میری ضرورت کو بھی یہ ناکافی
کسی کے کام نہ آیا اگر یہ دھن اپنا
میں تنگ گلیوں سے گزرا تو یاد آئے بہت
کشادہ دل، کھلی باہیں، کھلا صحن اپنا
کوئی تو تار ہے الجھی ہوئی وہیں پہ ابھی
کھلا جو دفترِ اشعار دفعتہً اپنا
جو لخت لخت ڈبویا گیا لہو میں وطن
تو سر بہ سر ہے شرابور یہ بدن اپنا

(فاروق محمود۔ لندن)

خطبہ جمعہ

☆... بدظنی جو ہے اگر یہ دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں۔ اکائی پیدا ہو جائے، وحدت پیدا ہو جائے۔

☆...عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانا ہے تو اس کے لئے بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان برائیوں سے رُکے اور نیکیوں کو اپنائے۔ یہ تقویٰ ہے۔

☆...صرف اعتقاد کام نہیں آئے گا۔ اصل چیز عمل ہے جس کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس اسلام لانا کافی نہیں ہے، احمدی ہونا کافی نہیں ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ ☆...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ جو ہیں یہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے پیچھے بھی چلو گے وہ تمہیں صحیح رستے کی طرف لے جائے گا۔

"یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔"

"خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔"

یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔

"یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔"

☆...یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں۔ ان کی پیشگوئیاں سو سال پہلے ہو چکی ہیں۔ اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے۔
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

"خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 اکتوبر 2018ء بمطابق 26 اخاء 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت السمیع، ہیوسٹن (Houston)، امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'ہمارے مہدی' کے الفاظ سے خطاب فرمایا، یا یاد فرمایا۔ (سنن الدار قطنی جلد اوّل صفحہ 51 حدیث 1777 کتاب العیدین مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) یہ پیار اور قرب کے اظہار کا اعلیٰ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'ہمارا' کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لٹریچر میں اسلام کے اعلیٰ ترین مذہب ہونے کے بارے میں بیان فرمایا ہے اور اعتراض کرنے والوں کے اعتراض انہی پر الٹا کر یہ ثابت فرمایا کہ آج حقیقی اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا اور گناہوں سے نجات دلانے والا اگر کوئی مذہب ہے، اور مذہب ہے یقیناً، تو وہ صرف اسلام ہے، وہاں اپنوں کی تربیت کے لئے بھی بے شمار تقاریر، تحریروں اور مجالس میں بے شمار ارشادات فرمائے جو ہمارے لئے قدم قدم پر رہنما ہیں اور ہدایت کے سامان ہیں۔

آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ بیعت کا حق ادا کرنے اور حقیقی مومن بننے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہی ذریعہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ہم قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچان سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی عملی حالتوں میں بہتری لا سکتے ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں جو طاقت اور قوتِ قدسی ہے اس کا اثر کسی اَور کے الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ اور کیوں نہ ہو! یہی تو وہ امام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ پس یہ ہمارا، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ فرض ہے کہ آپؑ کے الفاظ کو پڑھیں، سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی حالتوں کو اس معیار پر لے کر آئیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے۔

اس وقت میں آپؑ کے چند ارشادات پیش کروں گا جو ہماری زندگیوں کا لائحہ عمل ہیں۔ ایک مقصد ہے جو آپ نے ہمیں ہمارے سامنے رکھا اور بیان فرمایا کہ ایک احمدی کا کیا معیار ہونا چاہئے، اسے کیسا ہونا چاہئے۔ آجکل کی مادی دنیا میں ان باتوں کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جبکہ ہم میں سے بعض کی ترجیحات بھی دنیا کی طرف زیادہ ہو گئی ہیں اور دین کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اعتقادی لحاظ سے ہم اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں، لیکن عملی کمزوریاں ہم میں بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں ہر کوئی اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہمیں کہاں ہونا چاہئے۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ نیکی کیا ہے؟ نیکی کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اس کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

سچا تقویٰ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ۔ کہ اے ایمان لانے والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پھر یہ بھی کہا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔

فرماتے ہیں کہ ’’تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور مُحۡسِنُوۡن وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی بھی کریں اور پھر یہ بھی فرمایا۔ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی (یونس:27) یعنی ان نیکیوں کو بھی سنوار سنوار کر کرتے ہیں۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’…خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو‘‘۔

فرمایا ’’یہ فخر کی بات نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہو جاوے کہ (مثلاً) وہ زنا نہیں کرتا یا اس نے خون نہیں کیا (کسی کو قتل نہیں کیا) چوری نہیں کی۔‘‘ فرماتے ہیں ’’یہ کوئی فضیلت ہے کہ برے کاموں سے بچنے کا فخر حاصل کرتا ہے؟‘‘ یہ کوئی بات نہیں ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ہم برے کاموں سے بچے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ’’دراصل وہ جانتا ہے‘‘ کرنے والا اگر یہ کام نہیں کرتا ’’…وہ جانتا ہے کہ چوری کرے گا تو… قانون کی رُو سے زندان میں جاوے گا‘‘۔ یعنی قید ہو گا، پکڑا جائے گا، سزا ملے گی۔ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے۔ (اتنا ہی اسلام نہیں) بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ نیکیاں بطور غذا کے ہیں۔ جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں۔‘‘ بدیاں چھوڑو اور نیکیاں کرو تو تب روحانی زندگی ملتی ہے۔

بعض برائیاں کس طرح انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں جو انسان محسوس بھی نہیں کر رہا ہوتا لیکن ایک وقت میں وہ انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جاتا ہے۔ اس کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:

بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت کرنا، جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق (لوگوں کے حق مارنا)، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے‘‘۔ عمر گزر جاتی ہے گناہ کرتے ہوئے، چھوٹے چھوٹے گناہ سمجھتا ہے۔ پتہ ہی نہیں لگ رہا ہوتا۔ مثلاً آپؑ نے مثال دی کہ گِلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ شکوہ کرنا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنج کا اظہار کرنا۔ اِدھر اُدھر باتیں کرنا اس نے یہ کہہ دیا اس نے وہ کہہ دیا۔ فرماتے ہیں کہ ’’ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے‘‘۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں، جو شکایتیں ہیں گلہ کرنا، شکوہ کرنا آخر میں چغلی بن جاتا ہے۔ اس لئے قرآن شریف نے اس کو بہت بڑا قرار دیا ہے۔ ’’چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا (الحجرات:13) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو‘‘ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے ’’اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے‘‘، یعنی صرف باتیں ہی نہیں ہوں کیونکہ باتیں پھر دوسرے کو نقصان پہنچانے والی بھی ہوتی ہیں، شکوے اور گلے شروع ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی بدظنیاں شروع ہوتی ہیں، چغلیاں کرنی شروع ہوتی ہیں اور پھر انسان ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے جہاں وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ دوسرے کو نقصان بھی پہنچائے۔

آپؑ فرماتے ہیں ’’ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں۔ فرمایا ایسا ہی بخل ہے، غضب ہے، یہ سب برے کام ہیں کنجوسی ہے، غصہ میں آنا ہے، یہ سب برے کام ہیں۔ ’’پس اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے موافق پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ان سے پرہیز کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے، بچتا رہے‘‘۔ خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے کوئی بھی قصور نہ ہو۔ کسی بھی عضو سے گناہ ہو رہا ہو ان سے بچتا رہے۔ ’’کیونکہ فرمایا ہے وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡئُوۡلًا (بنی اسرائیل:37)۔ یعنی جس بات کا علم نہیں خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ کان، آنکھ، دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔‘‘ مرنے کے بعد انسان اللہ کے پاس جائے گا تو ان چیزوں سے سوال ہوں گے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا‘‘ بغیر تحقیق کے، فرمایا ’’یہ بہت بُری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔‘‘ فرمایا ’’یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے‘‘۔ پس بدظنی جو ہے اگر یہ دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں۔ اکائی پیدا ہو جائے، وحدت پیدا ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں ’’یہاں دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی محض زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور انہیں بہت کچھ ندامت اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے‘‘۔ کوئی بات کہی اور پکڑے گئے اور بات سچی نہیں نکلتی پھر شرمندگی ہوتی ہے، سچ ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے بہتر ہے کہ بدظنی نہ کرو۔ دوسرے کے متعلق اچھے خیال رکھو۔ یا کوئی بات سنو تو تحقیق کر لیا کرو۔ انسان کمزور ہے بعض خیالات دل میں آ جاتے ہیں لیکن اگر ان پر عمل نہ کرے انسان تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف خیالات کے آنے سے پکڑ نہیں کرتا بلکہ اس پر عمل کرنے کی وجہ سے پکڑ ہوتی ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پکڑ کرتا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گزر جاتے ہیں ان کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گزر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہئے…‘‘، غلط طریقے سے مال کمانا ہے، یہ خیال آ جائے کہ اگر میرا ٹیکس اتنا بنتا ہے، اس میں اتنی کمی کر دوں تو میرے پاس اتنی بچت ہو جائے گی۔ خیال آنا تو کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ نہیں پکڑتا لیکن اگر اس پر عمل کیا، ٹیکس چوری کیا، حکومت کو نقصان پہنچایا یا سچ نہیں بولا، اپنے چندوں میں اپنی آمد کو کم لکھوایا تو پھر اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے۔ اور بہت سارے ایسے تجربے ہیں، بہت سارے لوگوں کی مثالیں ہیں جن کی پھر آمدنی بھی اسی طرح آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے اور اسی سطح پر آ جاتی ہے جس پہ وہ اپنی آمدنی ظاہر کر رہا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی میں بھی اور حکومت کے حق ادا کرنے میں بھی۔ فرمایا ’’تو پھر یہ گناہ قابل مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے تو اس کے لئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے۔‘‘ دنیاداروں میں، دنیاوی لالچوں میں بھی، کاروباری لوگ ہیں یا دوسرے لوگ ہیں کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے غلط طریقے سے جب دل میں خیال آتا ہے، اس پر عمل کرنا شروع کرتے ہیں، پروگرام بنانا شروع کرتے ہیں، سکیمیں بنانی شروع کرتے ہیں۔ تو پھر فرمایا کہ ’’یہ گناہ قابل مؤاخذہ لکھا جاتا ہے۔ پس یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم توجّہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں‘‘۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا ہو گا، کسی کو قتل نہیں کیا ہو گا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں ڈالا یا اور اس قسم کے بڑے گناہ نہیں کئے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گِلہ نہیں کیا، کوئی شکوہ نہیں کیا، کسی کے پیچھے کوئی بات نہیں کی، بدظنی نہیں کی، وہ لوگ کتنے ہیں؟ یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا، کسی کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچائی، یہ لوگ کتنے ہیں؟ یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی۔ اب جھوٹ کی بھی بڑی قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تو یہ کہا ہے، ایک مومن کو کہا ہے کہ ہلکا سا بھی جھوٹ نہیں بولنا، تمہاری ہر بات میں سچائی ہونی چاہئے۔ فرماتے ہیں یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا، جو بھی دل میں باتیں پیدا ہوتی ہیں ان پر پھر قائم نہیں رہے۔ کتنے لوگ ہوں گے ایسے؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں جنہوں نے کسی کو رنج نہ پہنچایا ہو، کسی کا شکوہ نہ کیا ہو، بدظنی نہ کی ہو، جھوٹ نہ بولا ہو، دل میں برے خیالات نہ لائے ہوں۔ فرماتے ہیں ایسے بہت کم لوگ ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ یہ سب کام اگر نہیں کرتے تو اس وجہ سے نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ورنہ کثرت سے ایسے لوگ ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں اور ہر وقت ان کی مجلسوں میں دوسروں کا شکوہ اور شکایت ہوتا رہتا ہے اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دکھ دیتے ہیں۔ آپ اپنی مجالس کا جائزہ لے لیں۔ ہر کوئی خود دیکھے تو نظر آئے گا کہ بیٹھ کے لوگوں کی برائیاں کی جاتی ہیں، تضحیک کی جاتی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں کو اچھالا جاتا ہے، اس پر ہنسی ٹھٹھہ کیا جاتا ہے اور پھر اسی وجہ سے پھر رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس یہ ہے نیکیوں کا معیار کہ ان چیزوں سے بچنا ہے جن سے بچنے کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں اس وقت برے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر

اورنواہی اوراحکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے''۔ کیا کام کرنے ہیں کیا نہیں کرنے ان کی تفصیل قرآن کریم میں موجود ہے اور ایک مومن کو قرآن شریف پڑھنا چاہئے اور سمجھنا بھی چاہئے۔ فرمایا کہ ''اور کئی سوشاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے، ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے''۔ اکائی نہیں پیدا ہوسکتی اس سے، محبت نہیں پیدا ہوسکتی، بھائی چارہ نہیں پیدا ہوسکتا۔ فرمایا کہ ''وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اوّل رکھا''۔ ایک جماعت ہونے میں یہی برکت ہے کہ ایک اکائی قائم ہو، وحدت قائم ہو اور یہی مقصد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا اور یہی مقصد تھا مہدی معہود کے آنے کا کہ مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کریں۔ امّت واحدہ بنائیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ''یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہوجاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں۔'' یعنی کہ نیکی کی باتیں جو کی جارہی ہیں سنتے ہیں، اس وقت خطبہ دیا جارہا ہے، بیٹھے ہیں لوگ سن رہے ہیں، دل متاثر ہوجاتے ہیں بعضوں کے، اکثریت کے ہوتے ہیں۔ لوگ مجھے لکھتے بھی رہتے ہیں۔ لیکن فرمایا ''. . لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آجاتا ہے اور اُن سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں''۔ جو نیکی کی باتیں سن کے آتے ہیں انہیں بھول جاتے ہیں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ بار بار ہمیں یہ باتیں دہرانی چاہئیں اور سامنے رکھنی چاہئیں تا کہ بھولنے سے پہلے یاددہانی ہوجائے۔ اور فرمایا کہ ''. . . وہی پہلا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہوجانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بُری باتوں کے اجزاء کا علم ہو کیونکہ طلب شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اوّل ضروری ہے''۔ یعنی کسی چیز کی آدمی خواہش کر رہا اور اس کی طلب کر رہا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا علم بھی ہو کہ وہ چیز ہے کیا؟ اچھی ہے یا بری ہے۔ اچھائی کا بھی علم ہونا چاہئے اور برائی کا بھی علم ہونا چاہئے تا کہ اگر بری ہے تو چھوڑ دے اور اچھی ہے تو اس کو اپنا لے۔

فرمایا کہ ''جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو اسے کیونکر حاصل کرسکتے ہیں۔ قرآن شریف نے بار بار تفصیل دی ہے۔ پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو، اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا، (بدیوں سے بچنا۔) جب تم ایسی سعی کرو گے، (کوشش کرو گے) تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا (بچنے کی) اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہوجائیں گے''۔ کافور کے بارے میں حکماء کہتے ہیں کہ جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یہ استعمال ہوتا ہے۔ لوگ دوائیوں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں روحانی بیماری کے لئے بھی آپ نے اس کی مثال دی ہے کہ جب برائیوں سے بچو گے تو یہی تمہارے لئے کافوری شربت بن جائے گا جس سے آہستہ سے تمہارے گناہ ٹھنڈے ہوتے جائیں گے، ختم ہوتے جائیں گے۔ ''اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے''۔ عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانا ہے تو اس کے لئے بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان برائیوں سے رُکے اور نیکیوں کو اپنائے۔ یہ تقویٰ ہے۔ دعائیں قبول کرانے کے لئے بھی یہ ضروری شرط ہے'' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدۃ:28) یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟'' اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ

نماز کی قبولیت سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہوگئے ہیں اور جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں تو نری ٹکریں ہیں۔ فرمایا کہ اس نماز اور روزہ سے کیا فائدہ جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گِلہ کر دیا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمیں کیسے پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز یا عبادت قبول کی ہے کہ نہیں۔ تو اس کی نشانی یہی ہے کہ نمازوں کے بعد، عبادتوں کے بعد دیکھنا چاہئے کہ بڑی اور چھوٹی برائیاں ہم سے دور ہورہی ہیں، ان سے نفرت پیدا ہو رہی ہے، ہمارے اندر نیکیاں کرنے کی طرف توجہ زیادہ پیدا ہورہی ہے، سچائی کی طرف ہمارے قدم بڑھ رہے ہیں۔ اگر نہیں تو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پھر یہ ٹکریں ہیں۔ فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھی وہیں دوسرے کی شکایت اور گلہ شروع کر دیا، بدظنیاں شروع ہوگئیں، باتیں شروع ہوگئیں، امانت میں خیانت کر دی۔ مجلسوں کی بھی امانت ہوتی ہے اور عہدیداروں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی جماعتی مجالس کی باتیں نہ اپنے گھروں میں، نہ کسی غیر ضروری شخص سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات پر پابندی ہونی چاہئے۔ بہت ساری باتیں اسی لئے پیدا ہوتی ہیں، فتنے اسی لئے پیدا ہوتے ہیں کہ اپنی امانت کی باتیں باہر نکل رہی ہوتی ہیں۔ کسی کے مقام پر لوگ حسد کرنے لگ جاتے ہیں۔ کسی کی عزت پر حملہ کر دیا۔ آپؑ فرماتے ہیں اگر ایسے عیبوں اور برائیوں میں مبتلا ہوئے تو پھر نماز نے اسے کیا فائدہ دیا؟

بعض بہت سے نوجوان ہیں، مجھے ذاتی طور پر پتہ لگتا رہتا ہے لکھتے بھی رہتے ہیں کہ بعض عہدیداروں، اپنے بڑوں کی ایسی باتیں دیکھ کر ہی جماعت سے پہلے آہستہ آہستہ دور ہٹے، مسجد سے دور ہٹے، پھر عبادت سے دور ہٹے، پھر اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہوجاتے ہیں۔ تو پھر ایسی نمازیں نہ تو صرف یہ کہ نماز پڑھنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں بلکہ ان سے بعض لوگوں کو نقصان بھی پہنچ رہا ہوتا ہے۔ پس اگر اگلی نسل کو سنبھالنا ہے تو سب سے پہلے بڑوں اور عہدیداروں کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے اور یہی تقویٰ ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں دوسروں کا غلط قسم کا مذاق اڑایا جارہا ہو، یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو۔ اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں بھی نہ ملائی ہو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی برا ہے۔ ایسی مجلسوں میں بیٹھ کے ایسے لوگوں کی باتیں سننا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے چاہے گفتگو میں شامل نہ ہو رہے ہو کہ ایسی باتیں کیوں سنیں؟ یہ ان لوگوں کا کام ہے جن لوگوں کے دل میں مرض ہے کیونکہ اگر ان کے دل میں بدی کی پوری حس ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ایسی مجلس میں جا کر ایسی باتیں سنتے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مؤاخذہ کے نیچے ہیں، واضح طور پر سزا کے نیچے آ گئے کیونکہ انہوں نے ارتکاب گناہ کیا ہے۔ لیکن جو چُپکے ہو کے بیٹھے رہے وہ بھی اس گناہ کے خمیازے کا شکار ہوں گے۔ وہ بھی گناہگار بن رہے ہوں گے اور ان کو بھی نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ اس حصے کو بڑی توجہ سے یاد رکھو، آپؑ فرماتے ہیں کہ اس حصہ کو بڑی توجہ سے یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے بہت یاد رکھنے کی چیز ہے۔

پس غلط باتوں کو سن کر خاموش رہنے والے، وہیں بیٹھے رہ کر صرف باتیں سننے والے کہ مزے کے لئے باتیں سن رہے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ پھر اس بات کی مزید وضاحت بھی فرمائی کہ ایک مومن صرف اس بات پر خوش نہیں ہوجاتا کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی، پہلے بھی اس کا ذکر ہوچکا ہے۔ یہ تو دوسرے مذہبوں اور قوموں کے شرفاء جو ہیں، بلکہ ان لوگوں میں بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو برائیاں نہیں کرتے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے، کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے، قرضہ دبا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملات معاشرت میں بھی پکے ہوتے ہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہئے اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے کہ یعنی بدیوں کو تمام وکمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہوسکتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 371 تا 378۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ فرماتے ہیں ''مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم تقویٰ و طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)'' (یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں)۔ فرمایا ''خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تم ہی کو ہلاک کرے گا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اس کے منکر ہوتے ہو''۔ یعنی زمانے کے امام کو مانا ہے، یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم باقی مسلمانوں سے بہتر ہیں اور نیکیوں پر چلنے والے ہیں لیکن عملی طور پر اگر تقویٰ نہیں تو اس سے انکار ہو رہا ہے۔'' اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالیٰ کا کسی سے رشتہ نہیں نہ اس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اسی کی مخلوق ہو''۔ جو مخالفین ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ''صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو''۔ اعتقاد تو دوسرے مسلمانوں کا بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں، قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے یہ تو اعتقاد ہمارا بھی ہے، اُن کا بھی ہے لیکن اگر قول اور فعل میں

تضاد ہے تو صرف اعتقاد کام نہیں آئے گا۔ اصل چیز عمل ہے جس کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس اسلام لانا کافی نہیں ہے، احمدی ہونا کافی نہیں ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے اور حقیقی مومن بننا جس کی اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ (یعنی عملی طور پر سچائی کو ظاہر کرو) تا وہ تمہارے ساتھ ہو۔ رحم، اخلاق، احسان، اعمال حسنہ، ہمدردی اور فروتنی (اور عاجزی) میں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے اور بار بار میں بتلا چکا ہوں کہ سب سے اوّل ایسی ہی جماعت ہلاک ہوگی''۔ فرمایا کہ ''موسیٰ علیہ السلام کے وقت جب اس کی امّت نے خدا تعالیٰ کے حکموں کی قدر نہ کی تو باوجودیکہ موسیٰ اُن میں موجود تھا مگر پھر بھی بجلی سے ہلاک کئے گئے''۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 145-144۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا خیال ہے تم صرف میری بیعت کر کے بچ جاؤ گے!

پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپؑ صحابہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں...'' کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا اور تقویٰ پیدا ہونا، آپؑ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے جو نمونہ دکھایا وہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو گئے۔ پس ''یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے مگر صحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 297۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آجکل میں خطبات میں صحابہؓ کی سیرت بیان کر رہا ہوں بہت سارے، عجیب عجیب واقعات سامنے آتے ہیں کس قسم کی قربانیاں دینے والے تھے، کس طرح اپنے اندر نیکیاں پیدا کرنے والے تھے، کس طرح تقویٰ میں بڑھنے والے تھے، کیا عبادتوں کے معیار تھے، اسی لئے کہ ہمارے سامنے وہ نمونے آ جائیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ جو ہیں یہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے پیچھے بھی چلو گے وہ تمہیں صحیح رستے کی طرف لے جائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد 11 صفحہ 162 حدیث 6018 کتاب المناقب باب مناقب الصحابہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) پس یہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے''۔ اس کی وضاحت بھی آگے کر دی۔ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں اس خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔'' کہ دنیا کی طرف میں گیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ فرمایا ''خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا، کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔'' فرماتے ہیں کہ ''دولت ہو سکتی ہے''، پیسہ بن جائے، پیسہ آ جائے کسی کے پاس ''مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ'' یہ پیسہ جو ہے ''مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی''۔ بہت ساری مثالیں ایسی ہمارے سامنے آتی ہیں کہ مرنے کے بعد ان کی دولتیں لُٹ جاتی ہیں۔ فرمایا ''ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''...ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے'' جماعت کی یا احمدیوں کی ''وہ خدا تعالیٰ کی ستاری کرا رہی ہے''، اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کر رہا ہے ''لیکن جب کوئی ابتلا اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے۔ اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 298-297۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اُس اپنے زمانے کی جب آپ بات کر رہے ہیں، اس وقت تو تقویٰ اور نیکی کا معیار آج کی نسبت بہت بلند تھا لیکن آپ کے دل میں اُس وقت بھی ایک درد تھا۔ آج ہم اپنی حالتیں دیکھ کر خود جائزہ لے سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہے۔ ہمارا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نیکی کے معیار کیا ہیں۔

پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ سچا مومن کون ہے آپ فرماتے ہیں ''یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔''... فرمایا ''یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے... سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پروا بھی نہ کی....''

فرمایا ''مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے۔ اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کی قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپؐ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ان پر ایسا تھا کہ تمام محرمات ان کے لئے شیرِ مادر کی طرح تھیں''، یعنی ماں کے دودھ کی طرح سب برائیاں کرنے والے تھے۔ ''چوری، شراب خوری، زنا، فسق و فجور سب کچھ تھا۔ غرض کون سا گناہ تھا جو ان میں نہ تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت سے اُن پر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی اور کہا اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (النحل:51)'' یعنی جو کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں اس کے مصداق بن گئے، ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی بن گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 297-296۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی کو کیا ہونا چاہئے اور کس طرح اس کا جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق ہونا چاہئے اور اپنے زمانے میں آپؑ کے ساتھ اور پھر آپؑ نے فرمایا کہ میرے بعد جو خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اس کے ساتھ جڑے رہنا کہ وہ دائمی سلسلہ تمہارے ساتھ چلے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پروا نہیں کرتا۔ دنیا ہر طرح مل جاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اس وقت کام آ سکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے جو آج بویا گیا اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے'' بیج بو دے اور کہہ دے کہ ٹھیک ہو گیا سب کچھ ''اور پھل حاصل کرنے کے جو جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے، اور نہ آبپاشی کرے، اور نہ موقعہ بہ موقعہ مناسب کھاد زمین میں ڈالے، نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟'' یہ علاقہ بھی زراعت کا ہے۔ بہت سارے لوگ نئے آنے والے بھی جو یہاں اب آئے ہیں رفیوجی سٹیٹس (refugee status) پہ یا اسائلم لے کر وہ دیہاتوں سے بھی آئے ہوئے ہیں، ان کو بھی پتہ ہے کہ اگر بیج بونے کے بعد فصل کی صحیح نگہداشت نہ کی جائے فصل کی تو اسے پھل نہیں لگتا۔ پس یہاں آنے والوں کو، نئے آنے والوں کو اس حوالے سے میں یہ بھی کہہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ کے حالات بہتر کئے، مذہبی آزادی دی، عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور آزادی سے اپنے مذہب کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کے لئے یہ بھی ضروری ہے اور خاص طور پر جو پاکستان سے یہاں آئے ہوئے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے پوری کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اپنے باغ کی یا فصل کی صحیح نگہداشت نہیں کرے گا ''...اس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے''۔ ان لوگوں کو سمجھا رہے ہیں جو آپؑ کے سامنے موجود تھے اور آج ہم اس کے مخاطب ہیں کہ ہم نے بھی بیج بویا ہے، احمدیت کو قبول کیا ہے۔ ''خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا ہے لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے۔ مثلاً نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہئے''۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 38-37۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ صرف یہ نہیں کہ ہم نے مسجدیں بنا لیں، مسجدیں بنا لیں تو ان کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش چاہئے۔

پھر ایک بڑی ضروری نصیحت آپ نے جماعت کو کی ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں ''آجکل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک، بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی۔ اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا'' دین میں بھی برکت دے گا، دنیا میں بھی برکت دے گا۔ ''اپنے اللہ کے منشا کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہرِ الٰہی نمودار ہو رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا''۔

فرمایا ''دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھالے تو اُس کی بھوک نہیں جاتی۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 75۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

قہر الٰہی کے بارے میں بھی آپ دیکھ لیں آپؑ فرما رہے ہیں قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں باقاعدہ یہ اعداد و شمار ہیں کہ دنیا میں جتنے زلزلے اور طوفان اور آفات گزشتہ سو سال میں آئے ہیں پہلے نہیں آئے۔ یہاں بھی طوفان آتے رہتے ہیں، بارشیں بھی ہوتی ہیں اور بے شمار ہو رہی ہیں اور ہر دفعہ یہی کہا جاتا ہے کہ پانچ سو سال کی مثال ہے، اتنے سو سال کی مثال ہے یا اتنی دہائیوں کی مثال ہے، یہ کیا ہے؟ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ تو نہیں سمجھتے جو دنیا دار ہیں لیکن ہمیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے اظہار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھل کے ان باتوں کے لئے وارننگ دی ہوئی ہے، اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور دنیا کو بھی بتانا چاہئے کہ یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں۔ ان کی پیشگوئیاں سو سال پہلے ہو چکی ہیں اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے۔ اب بھی اگر ہوش نہیں کیا گیا تو پھر بچنا محال ہے۔ اسی طرح انسان نے خود اپنے لئے مشکلات پیدا کر لی ہیں۔ جنگیں ہیں، جنگیں سہیڑی جا رہی ہیں، ایک دوسرے پر ظلم کیا جا رہا ہے اور اس کا پھر آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظلم انتہا کو پہنچ جائے گا، ہمیں تو نظر آ رہا ہے کہ انتہا ہو رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ بڑی ڈھیل دیتا ہے۔ جب وہ ظلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہا کو پہنچ گیا تو پھر ان ظلم کرنے والی قوموں کی بھی تباہی ہے۔ اور صرف وہ لوگ ہی بچ سکتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں فرمایا کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو صفحہ 154)

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اپنے آپ کو بچانے کے لئے بھی، دنیا کو بچانے کے لئے بھی ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اپنی پوری طاقتیں اور استعدادیں استعمال کرنی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ کو ہم کس طرح حاصل کریں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھالے...''، پیٹ نہ بھر لے ''اس کی بھوک نہیں جاتی۔ اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھالیوے''، ایک ٹکڑہ چھوٹا سا لے لے، ایک ذرّہ کھالے ''تو کیا وہ بھوک سے نجات پائے گا؟ ہر گز نہیں۔ اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق میں ڈالے تو وہ قطرہ اسے ہر گز نہ بچا سکے گا بلکہ باوجود اس قطرہ کے وہ مرے گا''۔ فرمایا کہ ''حفظ جان کے واسطے وہ قدرِ محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے جب تک نہ کھالے اور نہ پیوے نہیں بچ سکتا''۔ ایک خاص مقدار ہے اور جب تک بھوکا اس حد تک نہیں کھائے گا اور پیاسا اس حد تک پانی نہیں پئے گا بچ نہیں سکتا۔

''یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہیں سکتا۔ دینداری، تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہئے جیسے روٹی اور پانی کو اس وقت تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے۔''

فرمایا ''خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سلسلہ اس کا اسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہوگی۔ جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے۔ وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر ادھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو؟ اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس مرحلے میں زید و بکر کی پرواہ نہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو''۔ یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر۔

فرمایا ''بدی کی دو قسمیں ہیں ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا، اس کی عظمت کو نہ جاننا، اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو، خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو غرضکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے، بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 76-75۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنے والے ہوں۔ آپ علیہ السلام کے ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں اور جو شرائط بیعت میں دسویں شرط ہے اطاعت بالمعروف کی آپؑ کی اطاعت کی اس کا حقیقی مفہوم سمجھتے ہوئے اطاعت کے اس معیار کو پہنچنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

☆...☆...☆

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورہ جرمنی و بیلجیم 2018ء

...................................از صفحہ نمبر 4

برسلز جاتے ہوئے جرمنی کا بارڈر کراس کرنے کے بعد بیلجیم کے شہر آلکن (Alken) میں ''مسجد بیت الرحیم'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

فرینکفرٹ سے آلکن شہر کا فاصلہ 350 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی شہر Alken کی حدود میں داخل ہوئی تو شہر کی پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کیا۔

دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الرحیم'' تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت اور بیلجیم کی دیگر جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں استقبال کیا اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین شرفِ زیارت پا رہی تھیں۔

مکرم امیر صاحب جماعت بیلجیم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، مبلغ انچارج بیلجیم مکرم حافظ احسان سکندر صاحب اور مقامی جماعت کے مبلغ مکرم حسیب احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر شہر Alken کے میئر Mr. Marc Penxten بھی آئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

موصوف حضور انور کی آمد سے 45 منٹ قبل مسجد بیت الرحیم پہنچ گئے تھے۔ میئر نے کہا کہ میں آپ احمدی لوگوں کے بارہ میں جس سے بھی پوچھتا ہوں وہ سب آپ کے بارے میں اچھے تأثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ میں اپنے لئے اعزاز کی بات سمجھتا ہوں کہ مجھے مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ اور آج مجھے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں آپ کے خلیفہ کے استقبال کے لئے یہاں حاضر ہوا ہوں اور اپنی ضروری میٹنگز چھوڑ کر یہاں آیا ہوں۔

حضور انور نے میئر صاحب سے فرمایا کہ آپ کے یہاں آنے کا بہت بہت شکریہ اور آپ کا یہاں مجھے receive کرنے کا بھی بہت شکریہ! اس پر میئر صاحب نے جواب دیا کہ یہ میرے لئے اعزاز اور خوشی کی بات ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بعد ازاں مکرم میئر صاحب نے بھی ایک پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مسجد ''بیت الرحیم''۔ ایک تعارف

مسجد ''بیت الرحیم'' کی یہ عمارت 15 /اپریل 2016ء کو خریدی گئی۔ اس جگہ کا کُل رقبہ 15 /ہزار مربع میٹر ہے۔ بلڈنگ کے سامنے والے بلاک میں گراؤنڈ فلور پر ایک رہائشی حصہ تیار کیا گیا ہے۔ اسی حصہ میں حضور انور نے اپنا محدود قیام فرمایا۔ اس کے اوپر پہلی منزل پر مربی ہاؤس تیار کیا گیا ہے اور اس طرح دوسری منزل پر دو کمروں، کچن، باتھ روم، سٹنگ اور ڈائننگ روم پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی موجود ہے۔

درمیانی بلاک میں مردانہ مسجد ہال ہے جس کا رقبہ 250 مربع میٹر پر مشتمل ہے جس کی ایک دیوار اور چھت کا کچھ حصّہ شیشہ کا بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ روشن اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ ہال کے آخر پر نئے واش رومز بنائے گئے ہیں۔ مردانہ مسجد کے اوپر پہلی منزل پر ایک لائبریری اور خوبصورت ہال بھی موجود ہے۔

تیسرے اور آخری بلاک میں عورتوں کا ہال ہے اور بچوں والا ایک کمرہ بھی ہے۔ اس ہال کے آخر پر بھی نئے واش رومز بنائے گئے ہیں اور عورتوں کے اس ہال کے اوپر ایک بہت بڑا پروفیشنل کچن ہے جس میں ہزارہا افراد کا کھانا بڑی آسانی سے پکایا جا سکتا ہے۔ اس کچن کے ساتھ Chiller Room ہے جس میں بڑی تعداد میں اشیائے خورونوش فریز کی جا سکتی ہیں۔

بیت الرحیم کی مرمت اور تیاری کے لئے مکرم امیر صاحب بیلجیم اور نیشنل سیکرٹری صاحب جائیداد کی نگرانی میں تمام جماعتوں کے خدام، انصار اور اطفال نے وقار عمل کے ذریعہ رضا کارانہ طور پر اس کام میں حصّہ لیا اور بھرپور تعاون کیا۔

مسجد بیت الرحیم کے قطعہ زمین کا رقبہ بہت وسیع ہے۔ یہاں ڈیڑھ صد گاڑیوں کے لئے باقاعدہ پکّی پارکنگ موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑی گراؤنڈ بھی اس قطعہ زمین میں شامل ہے جہاں بوقت ضرورت سینکڑوں گاڑیاں پارک کی جا سکتی ہیں۔

یہ عمارت چار لاکھ 15 ہزار یورو میں خریدی گئی اور اس کی رینوویشن اور فرنیشنگ پر قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار یورو کے اخراجات ہوئے۔ اس عمارت کی رینوویشن کا قریباً 70 فیصد کام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا اور اس طرح قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار یوروز کی رقم بچائی گئی۔

دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ آج اس شہر کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے یا ایک ایسا سنٹر عطا فرمایا ہے کہ جس کو آپ نے مسجد کی شکل دے دی۔ مساجد کی تعمیر کے بعد ایک احمدی اور ایک سچے مسلمان کا اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے کا اظہار پہلے سے بہت بڑھ کر ہونا چاہئے تا کہ ارد گرد کے لوگوں کو اسلام کی تعلیم کا پتہ چلے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کی تعلیم پھیلانی ہے، اللہ کا پیغام پہنچانا ہے وہاں مسجد بنا دو۔ پس مسجد بنانے کے بعد آپ لوگوں کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ یہاں کے میئر صاحب بھی تشریف لائے اور انہوں نے جس انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا یہ ہمارے لئے قابل قدر ہے۔ عموماً اسلام کے بارہ میں دنیا میں اور خاص کر مغربی دنیا میں بہت غلط خیالات پیدا ہو چکے ہیں۔ ایسے حالات میں حکومت کا اور لوکل انتظامیہ کا تعاون کرنا ان کی طرف سے ایک بہت اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے۔ اس کو قائم رکھنے کے لئے آپ احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ذمہ داریاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں اور اکثر میں بیان کرتا ہوں۔ آپؑ نے اپنی بعثت کا مقصد دو چیزوں کو قرار دیا۔ ایک یہ کہ بندہ اور خدا میں جو دوری پیدا ہو گئی ہے اس کو دور کرنا اور بندے کو اللہ کا حق ادا کرنے والا بنانا۔

اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ یہی کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور عبادت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب آپ نیک نیت ہو کر، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے حاضر ہوں۔ ان لوگوں کی طرح نہیں کہ جن کے بارہ میں آتا ہے کہ ان کے لئے عبادت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ عبادت کے لئے بلاؤ، نیک کاموں کے لئے بلاؤ تو ان کے قدم بھاری ہو جاتے ہیں۔ پس خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرنا ایک احمدی مسلمان کا بنیادی فرض ہے جسے ہر وقت مدّنظر رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل یہاں مغربی دنیا میں جہاں ہر قدم پر دنیاوی خواہشات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دنیاوی چکا چوند ہر سڑک کے ہر کونہ اور ہر گلی میں نظر آتی ہے، بازاروں میں نظر آتی ہے جہاں انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ رہا ہے، مذہب سے دور ہٹ رہا ہے۔ اور حد سے زیادہ دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے، ایسے میں اللہ کی عبادت کے لئے آنا ایک مسلمان کے لئے انتہائی ضروری امر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ نے جو پانچ نمازوں کو فرض قرار دیا وہ صرف اُس زمانہ کے لئے نہیں تھا۔ جیسا کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ پانچ نمازوں کا حکم اُس دور کے مطابق تھا۔ آج کل تو اتنی مصروفیات ہیں، پانچ نمازیں کیسے پڑھی جا سکتی ہیں۔ یہی قربانی ہے، جو اللہ کی خاطر آپ نے کرنی ہے۔ یہی اس عہد کی پابندی ہے جو آپ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ پس دنیا کو چھوڑ کر پھر اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے۔ مسجد کا مطلب ہی یہ ہے کہ لوگ اللہ کی عبادت کے لئے آئیں اور اکٹھے ہو کر، جمع ہو کر باجماعت نماز ادا کریں۔ اور مردوں کے لئے خاص کر یہ حکم ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کریں۔ یہ ان پر فرض ہے۔ اقامت صلوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ نماز قائم کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنا ہے پس اس مسجد کی تعمیر کا حق تبھی ادا ہو گا کہ جب آپ اس کا حق ادا کریں گے اور پانچوں وقت اس کو بھرا رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا مقصد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے آنے کا انسانوں کے حق ادا کرنا تھا۔ انسانوں کا حق ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر تو یہ فرمایا ہے کہ بعض اوقات بندوں کے حق اللہ تعالیٰ کے حق سے اوپر ہو جاتے ہیں۔ یعنی اگر انسان کو ضرورت ہے، انسانی جان کو خطرہ ہے، ایک طرف انسانی جان بچانی ہے اور دوسری طرف اللہ کا حق ادا کرنا ہے، نماز پڑھنی ہے یا کوئی اور حق ادا کرنا ہے، تو وہاں انسانی جان بچانا زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ انسان کا حق ہے اور اسی کا ثواب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر بندوں کا حق ادا نہیں کیا جا رہا تو اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ ان کی نمازیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ کیونکہ بظاہر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے آئے ہیں لیکن وہ اس کی مخلوق کا حق ادا نہیں کر رہے۔ ان تمام باتوں پر عمل نہیں کر رہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ تو ایسی نمازیں پھر انسان کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے ہیں۔ آپس میں جماعت کے اندر بھی محبت اور پیار کو بڑھانا چاہئے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا مقصد یہی ہے۔ اس میں مومنوں کی نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہیں۔ دنیا کو بتائیں کہ اخوت اور بھائی چارہ کیا ہوتا ہے۔ اگر آپس میں ہی محبت اور بھائی چارہ نہیں تو دنیا کو کیا سبق دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح انسانوں کے حقوق کی ادائیگی کو اور وسیع کرتے جائیں۔ ہمسایوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ اس کا بھی قرآن کریم میں بہت حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے اس شدت سے ہمسایوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ شاید وراثت میں بھی حقدار قرار دے دیئے جائیں گے۔ پس اپنے ہمسایوں کو بھی پہلے سے بڑھ کر یہ بتانا ہو گا اور اس کا اظہار کرنا ہو گا کہ ہم ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے ہیں اور مجموعی طور پر اس سارے شہر کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ امن اور پیار اور محبت کی فضا قائم کرنے والے ہیں۔ پس ان امور کو اپنے سامنے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس مسجد کی تعمیر کے بعد یا اس جگہ کو مسجد میں بدلنے کے بعد اس کا نام تو آپ نے مسجد رکھ دیا ہے۔ اب اس کا حق تب ادا ہو گا جب ارد گرد کے لوگوں کو پتہ چلے گا کہ اب یہاں آنے والے مسلمان، یہاں عبادت کرنے والے لوگ ہمارے لئے کسی مشکل کا باعث نہیں بن رہے، بلکہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر نے یہاں لوگوں کے دلوں میں ہمارے لئے پہلے سے بڑھ کر محبت پیار پیدا کر دیا ہے اور اس طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس مسجد کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ پانچوں وقت یہ مسجد کھلی رہے اور اس مسجد کی آبادی بھی بڑھے۔ اسی طرح آپس میں پیار و محبت بھی پیدا ہو اور ارد گرد کے علاقہ میں بھی، شہر میں بھی، غیروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگ ان کا حق ادا کرنے والے ہیں، امن اور پیار کی فضا قائم کرنے والے ہیں۔ نہ کہ عام مسلمانوں کے بارہ میں جو تاثر ہے کہ یہ فساد اور فتنہ اور دہشت گردی کرنے والے ہیں ان کی طرح ہیں۔ بلکہ یہ وہ مسلمان ہیں جن کا کام صرف امن اور پیار قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پیغام کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس علاقہ کے لوگوں کو بھی اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مسجد بنانے کے بعد تعارف کے ساتھ جماعت پھیلتی ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ جماعت کے پھیلنے کے سامان پیدا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

....

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم صداقت احمد صاحب، نیشنل جنرل سیکرٹری مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، نائب جنرل سیکرٹری مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم حسنات احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے یہ احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد انہوں نے یہاں سے فرینکفرٹ واپس جانا تھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا:

حضور انور نے اس عمارت کے رہائشی حصّے دیکھے۔ لائبریری ہال کا بھی معائنہ فرمایا۔ بڑے کچن میں بھی تشریف لے گئے۔ اور معائنہ کے دوران ہدایت فرمائی کہ کچن میں جو ٹائلز لگی ہوئی ہیں یہ بھی تبدیل کروائیں۔ نیز فرمایا کچن میں Aspirator بنائیں۔ اس پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ یہ پہلے سے موجود ہیں۔ ان کا الیکٹرک سسٹم تبدیل کر کے ان کو استعمال کریں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلی منزل کی چھت کے ایک کھلے حصّہ میں تشریف لے آئے۔ اور مسجد کے قطعہ زمین کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر امیر صاحب بیلجیم نے مختلف جگہوں سے نشاندہی کرتے ہوئے عرض کیا کہ کہاں تک جماعت کی جگہ، حد بندی ہے۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے آئے۔

تین بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت اس موقع پر فرمایا کہ جماعت کے سارے ممبران بھی آ جائیں۔ چنانچہ مقامی جماعتوں کے سب احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

برسلز کے لئے روانگی

اس کے بعد پروگرام کے مطابق چار بجکر 40 منٹ پر یہاں سے برسلز کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے برسلز کا فاصلہ 85 کلومیٹر ہے۔

ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی چھ بجے احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور نیشنل عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کا پُر جوش استقبال کیا۔

استقبال کرنے والے یہ سینکڑوں لوگ بیلجیم کی 13/جماعتوں سے آئے تھے۔ ان میں عرب نو مبائعین بھی شامل تھے۔ ہر کوئی پیارے آقا کا دیدار کر کے خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ بچیاں استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔

اِس موقعہ پر مشن ہاؤس کے علاقہ دلبیک (Dilbeek) کے پولیس چیف Jurgen Coomans صاحب اپنے ایک پولیس آفیسر کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان دونوں مہمانوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

پولیس چیف Jurgen Coomans نے کہا حضور انور امن کے قیام کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں اور انسانیت کی بھلائی کے لئے جو کام کر رہے ہیں میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضور انور جب یہاں سے جلسہ کے لئے جائیں گے تو ہم پولیس Escort دیں گے۔

نمازوں کی ادائیگی کے لئے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگائی گئی تھی۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لے آئے اور جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور ان کی رہائش کے انتظامات اور کھانا کھلانے کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

انتظامیہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں مشن کے احاطہ میں رہائش کے لئے ایک علیحدہ مارکی لگائی گئی ہے اور کھانا کھلانے کے لئے ایک علیحدہ مارکی میں انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انڈونیشیا کے جو مہمان جرمنی سے یہاں جلسہ کے لئے آ رہے ہیں ان کا انتظام کہاں کیا گیا ہے۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ ان کا انتظام Antwerpen کے مشن ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ یہاں سے 45 کلومیٹر

ہے۔نصف گھنٹہ سے کم کا راستہ ہے۔

حضورانور نے خواتین کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر رپورٹ پیش کی گئی کہ ان کی رہائش کے لئے مسجد کا لجنہ ہال اور مردانہ ہال دونوں مہیّا کئے گئے ہیں اور کھانے کے لئے علیحدہ مارکی لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔جلسہ گاہ میں بھی ان کے کھانے کا علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا ہے۔

کھانا پکانے کے حوالہ سے حضورانور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ چار ہزار افراد تک کھانا مہیّا کرنے کا انتظام ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو شامل کر کے تعداد یہاں تک پہنچ جائے گی۔ اس کے پیشِ نظر ہم نے انتظام کیا ہوا ہے۔

MTA انٹرنیشنل کی لندن سے آنے والی Van پارکنگ ایریا میں پارک کی گئی تھی۔حضورانور نے MTA کے سٹاف ممبر اور یہاں کی انتظامیہ سے دریافت فرمایا کہ یہ یہاں محفوظ ہے؟اس پر انتظامیہ نے بتایا کہ جماعت کی اپنے پارکنگ کے احاطہ میں ہے اور محفوظ ہے اور یہاں سکیورٹی موجود ہے۔

جماعت بیلجیم نے یہاں مشن کے بیرونی احاطہ میں مستقل طور پر ایک چبوترا بنایا ہوا ہے۔چاروں طرف سے اینٹوں کی پکی دیوار بنا کر درمیان میں مٹی ڈالی ہوئی ہے۔ حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سٹیج کو مستقل طور پر بنایا ہوا ہے تو پھر اسکو پکّا کر لیں۔

اس موقع پر مربیان بھی موجود تھے۔حضورانور نے مربیان کو نصیحت فرمائی کہ باقاعدہ ورزش کیا کریں تا کہ مستعدّی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

بعد ازاں سوا آٹھ بجے حضور انور نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نماز کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

.................(باقی آئندہ)

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ کی مصروفیات

از صفحہ 1

پانچ بجے ہیوسٹن (امریکہ) رونق افروز ہوئے۔

❁...**25/اکتوبر بروز جمعرات: (امریکہ)** حضورِانور نے آج مسجد 'بیت السمیع' میں متعدّد احباب جماعت سے ملاقات فرمائی۔

❁...**26/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک:** حضورِانور نے مسجد 'بیت السمیع' سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں سنا اور دیکھا گیا۔ شام پانچ بجے کے قریب مسجد 'بیت السمیع' میں کانگریس مین مائیکل مک کاؤل (Michael McCaul) حضورِانور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ بعد ازاں پروفیسر عمران البداوی (Emran al-Badawi) اور پروفیسر کریگ کانسڈائن (Craig Considine) نے حضورِانور سے ملاقات کی۔ شام کو وقفِ نَو بچیوں اور بچوں کی کلاس ہوئی۔

❁...**27/اکتوبر بروز ہفتہ:** آج صبح اور شام متعدّد فیملیوں نے حضورِانور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ دوپہر کو حضورِانور نے مسجد 'بیت السّمیع' کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بعد نمازِ مغرب وعشاء حضورِانور نے لجنہ اماء اللہ کے حصہ کا دورہ فرمایا۔

❁...**28/اکتوبر بروز اتوار:** حضورِانو ایدّہ اللہ دوپہر گیارہ بجے کے قریب مسجد 'بیت السمیع'، ہیوسٹن سے واشنگٹن کے لئے روانہ ہوئے اور ہوائی سفر طَے کر کے شام پانچ بجے کے بعد مسجد 'بیت الرحمٰن'، واشنگٹن رونق افروز ہوئے۔

(تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شماروں میں)

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورۂ امریکہ 2018ء

.........از صفحہ نمبر 20

صاحب نائب امیر یو ایس اے (برائے ویسٹ کوسٹ اینڈ ساؤتھ ویسٹ) اور مکرم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر یو ایس اے (برائے جزائر مما لک پیسیفک آئی لینڈز) نے حضورِانور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضورِانور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف سے بھی ہر مردوزن، بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے ہاتھ بلند ہو گئے۔فلک شگاف نعرے مسلسل لگائے جا رہے تھے۔ اھلاً وسھلاً ومرحباً یا امیر المومنین کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ بچیوں کے گروپ خیرمقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔مسجد بیت الرحمٰن کے بیرونی حصہ میں ایک طرف مرد احباب دورویہ کھڑے تھے تو دوسرے حصہ میں خواتین کا ایک ہجوم تھا۔ اپنے آقا کا استقبال کرنے والوں کی تعداد ساڑھے تین ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ حضورِانور ازراہِ شفقت اپنے ان عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے اُس آخری حصہ تک تشریف لے گئے جہاں تک یہ ہجوم پھیلا ہوا تھا۔ اس دوران قدم قدم پر حضور السلام علیکم اور اھلاً وسھلاً ومرحبًا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضورِانور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دے رہے تھے اور آج امریکہ کی سرزمین پر بھی عشق ومحبت اور فدائیت کی نئی داستانیں رقم ہو رہی تھیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام مسجد بیت الرحمٰن کے احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضورِانور احباب جماعت کے درمیان سے گزرتے ہوئے نعروں کے جلو میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

گیارہ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

امریکہ میں احمدیت

جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں سال 1920ء کو ایک نمایاں خصوصیت حاصل ہے کہ اس سال امریکہ کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جو اُس وقت انگلستان میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ امریکہ چلے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 26/جنوری 1920ء کو انگلستان کی بندرگاہ Liverpool سے روانہ ہوئے اور اکیس دن کے بحری سفر کے بعد 15/فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ Penn's Landing فلاڈلفیا پر اُترے لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا اور سمندر کے کنارے ایک مکان میں محصور کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی۔ مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔ اس مکان میں کچھ یورپین بھی نظر بند تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے موقع سے فائدہ اُٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں دو ماہ کے اندر پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو امریکہ میں قید کر دیا گیا ہے تو آپ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اِس وقت تک اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن ''لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ'' کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔''

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحبؓ پر لگائی جانے والی پابندی اُٹھا لی گئی۔ دراصل انہیں یہ ڈر پیدا ہو گیا تھا کہ آپ نظر بند تمام قیدیوں کو مسلمان بنا لیں۔ چنانچہ حکام نے آپ کو امریکہ میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔

حضرت مفتی صاحبؓ نے نیویارک میں ایک مکان کرایہ پر لے کر جماعت کے مشن کا آغاز کیا۔ پھر 1921ء میں آپ شکاگو منتقل ہو گئے اور باقاعدہ ایک عمارت خرید کر جماعتی مرکز قائم کیا۔ 1950ء میں شکاگو سے جماعت کا یہ مرکز واشنگٹن منتقل کر دیا گیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی ہر سٹیٹ کے تمام بڑے شہروں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

امریکہ میں اس وقت 74 مقامات پر جماعتیں قائم ہیں۔ جماعت کی 53 مساجد اور 26 مشن ہاؤسز ہیں۔ بعض مقامات پر بڑی وسیع وعریض عمارتیں اور مراکز اور مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ اس سفر میں بھی تین مساجد کے افتتاح کا پروگرام ہے اور نئی مساجد اور جماعتی سنٹرز کی تعمیر کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے قید کئے جانے پر 1920ء میں فرمایا تھا کہ ''امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں ایک دن لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔'' آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے امریکہ میں قریہ قریہ، بستی بستی احمدی آباد ہیں اور بڑی مستحکم، فعال اور مضبوط جماعتیں قائم ہیں اور امریکہ کے چپہ چپہ پر دن رات ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی صدا گونج رہی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ امریکہ انتہائی غیرمعمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفریں دور ہے جس میں آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چھو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین میں بھی جماعت کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔

... ...

16/اکتوبر 2018ء بروز منگل

... ...

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الرحمٰن''، تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے حوالہ سے جو مختلف انتظامات کئے گئے ہیں ان کے معائنہ کا پروگرام تھا۔ اسی طرح مسجد بیت الرحمن سے منسلکہ آفس بلاک میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں، ان کا معائنہ بھی شامل تھا۔ نیز یہاں قائم MTA ارتھ سٹیشن کی نئی عمارت بنی ہے اس کا افتتاح بھی شامل تھا۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس مرکزی سینٹر کا مجموعی رقبہ قریباً 18/ایکڑ ہے۔ یہاں جماعت امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت الرحمن'' کی تعمیر 1994ء میں مکمل ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اکتوبر 1994ء میں اپنے دورہ امریکہ کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت کے اس مرکزی کمپلیکس میں مسجد کے علاوہ مختلف جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، لائبریری، مرکزی کچن، ڈائننگ ہال وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ارتھ سٹیشن MTA اور مختلف رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔

MTA ٹیلی پورٹ کا افتتاح

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر پانچ منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور سب سے پہلے ارتھ سٹیشن تشریف لے گئے اور یہاں بیرونی حصہ میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی اور اس موقع پر مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل لندن مکرم منیر الدین شمس صاحب اور ڈائریکٹر مسرور ٹیلی پورٹ امریکہ مکرم منیر احمد چوہدری صاحب کو بعض ضروری ہدایات فرمائیں۔ بعد ازاں حضورِانور ٹیلی پورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ MTA کی نئی High Definition روس کے لئے جو سسٹم لگائے گئے ہیں ان کے بارہ میں ڈائریکٹر صاحب نے تفصیل عرض کی۔ یہ نئی سروس نارتھ امریکہ کے ممالک کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت پر یہاں کے ایک مشہور سیٹلائٹ گیلیکسی 19 پر شروع کی گئی ہے جس پر سینکڑوں عربی، فارسی، اردو اور دیگر زبانوں کے فری چینلز موجود ہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے حضورِانور کی خاص توجہ اور منظوری کے ساتھ اس سیٹلائٹ پر معاہدہ کیا گیا جس پر MTA کے تین چینل MTA1، MTA1+3، MTA3 ARABIA اعلیٰ ترین کوالٹی میں پیش کئے جاتے ہیں۔

بعد ازاں حضورِانور ''ماسٹر کنٹرول روم'' میں تشریف لے گئے جہاں جدید کنٹرول اور مانیٹرنگ کا سسٹم نصب کیا گیا ہے۔ حضورِانور نے اس سسٹم کے بارہ میں مختلف

امور سے متعلق استفسار فرمایا۔ ڈائریکٹر صاحب نے اس بارہ میں تفصیل سے عرض کیا۔ جس پر حضورِانور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد حضورِانور نے مسرور ٹیلی پورٹ کے باقی حصوں اور دفاتر و میٹنگ روم کا معائنہ فرمایا۔

سال 2008ء میں حضورِانور نے امریکہ کا پہلا دورہ فرمایا تھا۔ اُس وقت حضورِانور نے ارتھ سٹیشن کے معائنہ کے دوران عمارت کی خستہ حالی کو دیکھ کر اس کی تعمیرِنو کی کارروائی کرنے کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ بعدازاں آہستہ آہستہ مختلف مراحل میں اس کی تعمیر ہوتی رہی۔ 1994ء میں جب اس ارتھ سٹیشن کا قیام ہوا تو یہ 925 مربع فٹ پر مشتمل تقریباً ایک سو سال پرانے چھوٹے سے رہائشی مکان پر مشتمل تھا۔ ایک کمرے میں میز پر چند ٹی وی مانیٹرنگ کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ ٹرانسمیشن کی ساری مشینیں باہر ایک ٹریلر میں تھیں۔ جس کی وجہ سے آپریشن میں بہت مشکلات تھیں۔ اس پرانی ساری عمارت کو گرا کر اب نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس نئی عمارت کا فٹ پرنٹ 3,800 مربع فٹ ہے۔ یہ عمارت پرانی عمارت سے چار گنا بڑی ہے اور اس وقت MTA کا سارا آپریشن اس عمارت کے اندر ہے اور الیکٹرانک مشینری، کنٹرول روم، ٹرانسمیشن روم سب اس عمارت کے اندر ہیں اور بہترین سیٹ اپ ہونے کی وجہ سے مسرور ٹیلی پورٹ پر باہر سے آنے والی کمپنیاں نہ صرف تعریف کرتی ہیں بلکہ اپنے اسٹیشنز کے لئے راہنمائی بھی حاصل کرتی ہیں۔

دفاتر اور عمارت کے معائنہ کے بعد حضورِانور باہر تشریف لائے اور عمارت کے شمالی صحن میں تشریف لے گئے جہاں سنٹرل اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک کو MTA کی نشریات پہنچانے کے لئے 4.8 میٹر کی سیٹلائٹ ٹرانسمیشن کی ڈش نصب ہے۔ حضورِانور نے اس ڈش کے سائز اور کارکردگی کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔ ڈائریکٹر صاحب ٹیلی پورٹ اور مکرم منیر عودہ صاحب ڈائریکٹر پروڈکشن MTA انٹرنیشنل لندن نے اس حوالہ سے جوابات دیئے۔ اسی صحن میں حضورِانور نے MTA انٹرنیشنل کے نئے پروڈکشن سٹوڈیو کی تعمیر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نئے پروڈکشن سٹوڈیو کی تعمیر کے لئے حضورِانور کی ہدایت کے مطابق تقریباً ڈیڑھ ایکڑ کا قطعہ زمین مرکز نے دو سال قبل خریدا تھا اور اب یہ پلاننگ کے مراحل میں ہے۔ حضورِانور نے اس قطعہ زمین کا جائزہ لیا۔ حضورِانور کے استفسار پر مکرم امیر صاحب یوایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے بھی اِس حوالہ سے بعض امور عرض کئے۔

امریکہ کے اس دورہ کے دوران خطبات جمعہ، مساجد کے افتتاح اور دیگر پروگراموں کی کوریج اور ریکارڈنگ کے لئے MTA انٹرنیشنل کی ایک ٹیم لندن سے آئی ہوئی ہے۔ حضورِانور نے ٹیم کے ممبران سے بعض امور کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ حضورِانور کے استفسار پر ٹیم کے ممبران نے بتایا کہ سارا سامان بحفاظت آگیا ہے۔

مسجد ’’بیت الرحمٰن‘‘ کا معائنہ

MTA ارتھ سٹیشن کے معائنہ کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ آفس بلاک میں تشریف لے آئے اور کانفرنس ہال دیکھا۔ بعدازاں شعبہ جنرل سیکرٹری، شعبہ جائیداد اور شعبہ فنانس کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ تہ خانہ میں قائم دفاتر کا بھی حضورِانور نے معائنہ فرمایا۔ جن میں شعبہ قضاء و دیگر دفاتر شامل ہیں۔ اس جگہ مرکزی لائبریری بھی قائم ہے۔ حضورِانور اس لائبریری میں بھی تشریف لائے۔ یہاں ایک فری ایلوپیتھک کلینک بھی قائم ہے۔ جہاں ڈاکٹر محمد اشرف میلو صاحب طبّی خدمات پیش کرتے ہیں۔ حضورِانور نے اس کلینک کا بھی معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضورِانور نے ڈائننگ ہال اور کچن کا معائنہ فرمایا، کچن کے کارکنان نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے بیرونی حصہ میں تشریف لے آئے اور یہاں عارضی طور پر قائم شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ حضورِانور شعبہ سکیننگ میں تشریف لے آئے اور کارکنان سے دریافت فرمایا کہ کس طرح سکیننگ کرتے ہیں اور کارڈ وغیرہ چیک کرتے ہیں۔ کارکنان نے اپنے طریقۂ کار کے بارہ میں بتایا۔

بعدازاں حضورِانور نے شعبہ رجسٹریشن کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مردوں کے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِانور نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے جس پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ چار ہزار افراد کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگرخانہ میں تشریف لے آئے۔ یہاں چکن اور آلو گوشت کا سالن تیار کیا گیا تھا۔ حضورِانور نے دونوں سالن چیک کئے کہ صحیح طور پر پکے ہوئے ہیں اور آلو اور گوشت وغیرہ گلا ہوا ہے۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت کارکنان سے گفتگو فرمائی اور ایک لقمہ بھی تناول فرمایا۔

اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ خدمتِ خلق اور سیکیورٹی کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضورِانور ایک عمارت میں قائم بک سٹور میں تشریف لے گئے۔ بک سٹور کے معائنہ کے بعد حضورِانور ازراہِ شفقت ملک طارق ہارون صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ موصوف واقفِ زندگی ہیں اور شعبہ ریویو آف ریلیجنز میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بعدازاں حضورِانور کچھ دیر کے لئے مختار ملہی صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت یوایس اے کے گھر تشریف لے گئے۔

معائنہ کے اس پروگرام کے آخر پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نائب امیر یوایس اے و نیشنل سیکرٹری تربیت سے مکانات کی تعمیر کے پراجیکٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

مسجد بیت الرحمٰن سے قریباً پچاس میل کے فاصلہ پر مجلس انصاراللہ یوایس اے کے تحت JAPA کے علاقے میں ایک دریا کے کنارے ایک ہاؤسنگ سکیم پر کام ہورہا ہے جہاں تمام گھر احمدی احباب کے ہوں گے اور گھروں کے درمیان ایک جگہ مسجد کے لئے بھی مخصوص کی گئی ہے۔ فہیم یونس صاحب نے حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا کہ پہلے قدم پر توجج نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ ابھی اس پر مزید وقت لگے گا۔ موصوف نے حضورِانور کی خدمت میں اِس راہ میں حائل روکوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب کسی اچھے کام میں تاخیر ہورہی ہو تو خدا تعالیٰ دعا کے لئے موقع دے رہا ہوتا ہے۔ کوئی فکر کی بات نہیں، گھبرانا نہیں چاہیئے، بس دعا کریں۔ معائنہ کے بعد سوا ایک بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 52 فیملیز اور 27 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 273 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت زیرِتعلیم طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں واشنگٹن اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ Boston اور Oshkosh کی جماعتوں سے بھی فیملیز آئی تھیں۔ آج ملاقات کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضورِانور سے شرف ملاقات پا رہی تھیں۔

آج کا دن ان کی زندگیوں میں ایک انتہائی بابرکت اور یادگار دن تھا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کے قرب میں چند گھڑیاں گزارنے کی سعادت ملی اور دعاؤں اور برکتوں کے خزانے حاصل کئے۔ کتنے ہی خوش نصیب ہیں یہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی میں یہ سعادت پائی۔ جہاں یہ لوگ خود اِن لمحات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے وہاں ان کی نسلیں بھی ان قرب کے لمحات کو یاد رکھیں گی اور ان کی حفاظت کریں گی کہ ہماری ساری زندگی ایک طرف اور یہ چند لمحات ایک طرف جو ہمارا دین بھی سنوار گئے اور دنیا بھی سنوار گئے۔

بہت سی فیملیز جب ملاقات کرکے حضورِانور کے دفتر سے باہر آتی تھیں تو ان کی آنکھیں خوشی و مسرت کے آنسوؤں سے بھری ہوتی تھیں کہ آج زندگی میں خدا نے یہ دن دکھایا اور ہمیں خلیفۃ المسیح کے دیدار کی چند ساعتیں نصیب ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

........................(باقی آئندہ)

فتح کی پیشگوئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اَور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مُشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ403)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ مُسلمہ عالمگیر کی

خدمت دین وخدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں

عظیم الشان اور روز افزوں ترقیات اور الٰہی نصرت وتائید کے روشن نشانات سے معمور

خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال

(چند جھلکیاں اعداد وشمار کے آئینہ میں)

فضل الرحمان ناصر۔ استاذ جامعہ احمدیہ یُوکے + اویس احمد نصیر۔ مربی سلسلہ

قسط نمبر 8

تعلیم القرآن کے متعلق تحریک

حضور انور نے خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء میں فرمایا:

’’بہرحال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے… پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کرکے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کرکے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 8 اکتوبر 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 21 اکتوبر 2005ء میں فرمایا:

’’پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت سے پُر کلام کو، جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔ اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں۔ اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے، جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں، ان سے بچیں، اور کبھی بھی ان لوگوں میں سے نہ بنیں جن کے بارے میں خود قرآن کریم میں ذکر ہے۔ فرمایا کہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان: 31) اور رسول کہے گا اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے… آج ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والا ہو، اپنے پر لاگو کرنے والا ہو بلکہ آگے بھی پھیلائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھائے۔ اور کبھی بھی یہ آیت جو مَیں نے اوپر پڑھی ہے کسی احمدی کو اپنی لپیٹ میں نہ لے۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے کہ ’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔ ہم ہمیشہ قرآن کے ہر حکم اور ہر لفظ کو عزت دینے والے ہوں۔ اور عزت اس وقت ہوگی جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے۔ اور جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو قرآن کریم ہمیں ہر پریشانی سے نجات دلانے والا اور ہمارے لئے رحمت کی چھتری ہوگا۔ جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل: 83)۔ اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا… ہمیں چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے تمام اوامر ونواہی کو سامنے رکھیں اور اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ تبھی ہم روحانی اور جسمانی شفا پانے والے بھی ہوں گے… پس اب یہ احمدی کا فرض ہے کہ اس زمانے میں قرآن کریم کی تلاوت کو بھی اور اس پر عمل کرکے بھی اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائیں تاکہ ہر احمدی کے عمل سے ان ظالموں کے منہ خود بخود بند ہوتے چلے جائیں‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2005ء ص 6)

قرآن کریم کی نمائش لگانے کی تحریک

حضور انور نے امریکہ میں ایک پادری کی طرف سے قرآن کریم کو جلانے کی مذموم حرکت پر قرآنی صفات واضح کرنے کے لئے قرآن کریم اور اس کے تراجم کی نمائشیں لگانے کا ارشاد فرمایا۔ آپ نے خطبہ جمعہ 25 مارچ 2011ء میں فرمایا:

’’باقاعدہ آرگنائز کرکے امریکہ میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی نمائشوں کا اہتمام ہو۔ چاہے ہال کرایہ پر لے کر کیا جائے کیونکہ بعض دفعہ جب مساجد میں نمائشیں ہوتی ہیں تو اسلام کے بارہ میں کیونکہ غلط تاثر اتنا پیدا کر دیا گیا ہے کہ دنیا میں بلاوجہ کا ایک خوف پیدا ہو گیا ہے اس لئے بعض لوگ شامل نہیں ہوتے۔ تو اگر ہال وغیرہ کرائے پر لئے جائیں اور اُس میں نمائش کی جائے، قرآنِ کریم کے تراجم رکھے جائیں، اُس کی خوبصورت تعلیم کے پوسٹر اور بینر بنا کے لگائے جائیں، خوبصورت قسم کا وہاں ڈسپلے ہو تو یہ لوگوں کی توجہ کھینچے گا، میڈیا کی توجہ بھی اس طرف ہو گی۔ آج کل اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہوئی ہے تو بعض جائز باتیں بھی لکھ دیتے ہیں۔ جماعت کے بارہ میں جو بھی خبریں آتی ہیں اکثر صحیح بھی لکھ دیتے ہیں۔ ان کی نیت کیا ہے یہ تو خدا بہتر جانتا ہے لیکن بہرحال ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ سٹالوں اور عمومی نمائشوں کے ذریعے بیشک ہم حصہ لیتے ہیں لیکن اس کی کوریج میڈیا پر نہیں ہوتی کیونکہ وہاں اور بڑے بڑے سٹال لگائے ہوتے ہیں، لوگ آئے ہوتے ہیں، مختلف قسم کی توجہات ہوتی ہیں، ترجیحات ہوتی ہیں۔ تو خاص طور پر اگر ہم علیحدہ نمائش کریں گے تو اس کا بہرحال زیادہ اثر ہوگا۔ ایک اہتمام سے علیحدہ انتظام ہو تو دنیا کو پتہ چلے گا کہ قرآنِ کریم کیا ہے؟ اور اس کی تعلیم کیا ہے؟

(الفضل انٹرنیشنل 15 اپریل 2011ء ص 8)

وقف عارضی میں شمولیت کی تحریک

حضور انور نے ڈاکٹرز کو متعدّد بار وقف عارضی کی تحریک فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت پاکستان 2004ء کے ممبران کے نام اپنے پیغام میں وقف عارضی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

’’گزشتہ سالوں میں کئی دفعہ وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جماعتوں نے اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ گو اس سال شاید یہ تجویز نہیں ہے لیکن میری ممبران شوریٰ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ارادہ کرکے جائیں کہ اس سال ہم نے ربوہ کے علاوہ باہر سے پانچ ہزار واقفین عارضی مہیا کرنے ہیں، جو وفود کی شکل میں مختلف جماعتوں میں جائیں۔ انشاء اللہ ان وفود کی اپنی تربیت بھی ہوگی اور جماعت کی تربیت میں بھی مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے آمین۔‘‘ (روزنامہ الفضل 5 اپریل 2004ء)

حضور نے 3 نومبر 2006ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

’’پھر ایک مطالبہ وقف عارضی کا ہے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کی دنیا میں (باہر سے مراد یورپ اور مغربی ممالک، افریقہ وغیرہ) اگر آرگنائز کرکے اس مطالبے پر سارے نظام پر کام کیا جائے تو اپنوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی بہت بہتری پیدا ہو گی، جماعتیں اس طرف بھی توجہ کریں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2006ء)

وقف بعد از ریٹائرمنٹ

حضور انور نے فرمایا:

’’پھر وقف بعد از ریٹائرمنٹ ہے۔ ان مغربی ممالک میں بھی جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور یہاں کیونکہ حکومت کی طرف سے، اداروں کی طرف سے سہولتیں ملتی ہیں اس لئے جو احمدی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سہولیات لے رہے ہیں ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ جماعت سے مالی مطالبہ نہ ہو کیونکہ ان کی ضروریات تو ان سہولتوں سے جو وہ حکومت سے یا اداروں سے لے رہے ہیں یا پنشن وغیرہ سے جو رقم ملی ہے اس سے پوری ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ تو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ کام تلاش کرتے ہیں کیونکہ بعض ایسی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ہوتا ہے، بچے وغیرہ ابھی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو بہرحال جن کی ذمہ داریاں ایسی نہیں ہیں اور اگر صحت اچھی ہے تو ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے رضاکارانہ طور پر پیش کرنا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ ذہنوں میں یہ بات آ جاتی ہے کہ شاید ہم رضاکارانہ کام کرکے جماعت پر کوئی احسان کر رہے ہیں، تو اگر اپنے آپ کو پیش کرنا ہو تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ اگر ہم سے کوئی جماعتی خدمت لے لی جائے تو جماعت اور خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہوگا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2006ء)

دعوت الی اللہ کی تحریک

حضور انور نے خطبہ جمعہ 8 اکتوبر 2004ء میں فرمایا:

’’دعوت الی اللہ کریں۔ حکمت سے کریں، ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں، اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔ پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔ خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اَور ہوتے ہیں۔ نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔ اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 22 اکتوبر 2004ء ص 6)

ہر احمدی دعوت الی اللہ کے لئے سال میں کم ازکم دو ہفتے وقف کرے

حضور انور نے خطبہ جمعہ 4 جون 2004ء میں فرمایا:

’’دُنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اس نے سال میں کم ازکم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔ یہ میں ایک یا دو دفعہ کم ازکم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا

یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو، یا دُنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے، گھانا کا ہو افریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دُنیا کو تباہی سے بچانا ہے۔ ہر ایک کو ذوق وشوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں اور جیسا کہ میں نے کہا دُنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے یا اسی پہ گزارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان تیار کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 18 جون 2004ء ص6)

نومبائعین سے رابطوں کی تحریک

حضور انور نے 2 جنوری 2006ء کو دورہ قادیان کے دوران مربیان سے میٹنگ میں فرمایا:

"نومبائع صرف وہ ہے جس نے گزشتہ تین سال میں بیعت کی ہو۔اس سے اوپر نومبائع نہیں ہے۔ ہر بیعت کرنے والے کو تین سال بعد جماعت کا فعال حصہ ہونا چاہئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ آپ لوگوں کی کمزوری اور سستی ہے۔اس لئے استغفار کریں اور خدا سے اپنی سستی کی معافی مانگیں اور اب ان کو نظام میں شامل کریں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 24 فروری 2006ء ص13)

حضور انور نے اس میٹنگ میں مزید فرمایا:

"مَیں گزشتہ سال میٹنگ میں کہہ چکا ہوں کہ گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں سے 70 فیصد واپس لائیں۔ یہ ہر مربی کا کام ہے کہ اپنے علاقوں میں واپس جائیں اور اس کام کو آرگنائز کریں اور اپنی رپورٹ بھجیں۔ان کو مالی قربانی میں شامل کریں۔ افریقہ، انڈونیشیا، پاکستان میں آپ سے زیادہ غریب لوگ ہیں وہ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: غیب پر ایمان لانے والوں کی یہ شرط بھی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مالی قربانی بھی کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: یہ نئے آنے والے کچھ نہ کچھ ضرور دیں تا کہ ان کو عادت پڑ جائے اور ان کو پتہ لگے کہ ہم کس مقصد کے لئے دیتے ہیں۔حضور انور نے مربیان کو ہدایت فرمائی کہ سب مل کر کوشش کریں کہ 2008ء تک 70 فیصد کو واپس لے کر آنا ہے۔فرمایا اگر کوشش کریں گے تو سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے۔دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں"۔(الفضل انٹرنیشنل 24 فروری 2006ء ص13)

تحریک جدید اور وقف جدید میں نومبائعین کو خاص طور پر شامل کریں

حضور انور نے فرمایا:

"جس سعید فطرت نے احمدیت قبول کی ہے اس نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے احمدیت قبول کی ہے۔عہدیداران بھی اور مربیان بھی اُسے جب تک ان باتوں کا صحیح ادراک نہیں پیدا کروائیں گے ان کو کس طرح پتہ چل سکتا ہے کہ ان تحریکات کی کیا اہمیت ہے۔ پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نومبائعین کو خاص طور پر ضرور شامل کریں۔ چاہے وہ معمولی سی رقم دے کر شامل ہوں اور اُن کو اُن خصوصیات میں سے کسی سے بھی محروم نہ رہنے دیں جو مومنین کی جماعت کا خاصّہ ہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2007ء ص8)

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کو ہدایات دیتے ہوئے 13 ستمبر 2005ء کو فرمایا:

"تمام نو مبائعین کو جن کو بیعت کئے ہوئے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے نظام جماعت کا باقاعدہ حصہ بنائیں اور اس کے بعد وہ نومبائع نہیں رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جن سے رابطہ نہیں ہے ان سے بھی رابطہ کریں۔جنہوں نے بیعتیں کروائی ہیں ان کے ذریعہ سے رابطہ کریں، ان کو ساتھ لے کر جائیں اور ایک دفعہ رابطہ کر کے پھر اپنے نظام میں لے آئیں اور خود ان سے رابطہ رکھیں اور یہ رابطہ ہر ہفتہ ہونا چاہئے۔آجکل رابطے کے کئی ذرائع ہیں۔ ٹیلیفون پر کر لیں، email کے ذریعہ کرلیں۔فرمایا اگلے دو ماہ میں ان سب لوگوں سے رابطہ قائم ہونا چاہئے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2005ء ص16)

خلافت سے زندہ تعلق رکھنے کی تحریک

☆ خلافت سے چمٹے رہیں

حضور انور نے خطبہ جمعہ 2 مئی 2008ء بمقام ابوجہ (نائیجیریا) میں فرمایا:

"نائیجیریا کی جماعت تو خلافت کی برکات کا براہ راست مشاہدہ کر چکی ہے۔ آپ لوگوں کو تو بہت زیادہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ یہاں مساجد سمیت خلافت سے علیحدہ ہو گئے تھے آج ان کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔لیکن جو لوگ خلافت کے انعام سے چمٹے رہے، جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار انعامات سے نوازا۔ آج ہر شہر میں آپ جماعت کی ترقی کے نظارے دیکھتے ہیں۔ آج آپ کی یہاں ہزاروں میں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت کے ساتھ ہی برکت ہے"۔(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2008ء ص6)

☆ خلیفۂ وقت کے تمام احکامات کی پیروی کریں

حضور انور نے خطبہ جمعہ 19 ستمبر 2003ء میں فرمایا:

"جب تم بیعت میں شامل ہو گئے ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے نظام میں شامل ہو گئے ہو تو پھر تم نے اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا اور اب تمہیں صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے، ان کی تعلیم کی پیروی کرنی ہے۔ اور آپ کے بعد چونکہ نظام خلافت قائم ہے اس لئے خلیفۂ وقت کے احکامات کی، ہدایات کی پیروی کرنا تمہارا کام ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2003ء ص5)

☆ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت ضروری ہے

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 جنوری 2014ء میں فرمایا:

"اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ سے جوڑ کر اور پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔خلافت کی پہچان اور اس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہونا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں"۔

(الفضل 18 مارچ 2014ء ص6)

☆ خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

حضور انور نے سنگاپور میں ہدایت فرمائی کہ مربیان حضور کے خطبات کے نوٹس بنا کر جماعت کو پہنچایا کریں۔(الفضل 26/اکتوبر 2013ء)

☆ خلیفۃ المسیح کے خطبات سننے کی طرف توجہ

حضور انور نے فرمایا: "کم از کم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے"۔(الفضل 5 نومبر 2013ء)

وقف نو کے لئے تحریک

حضور انور نے واقفین نو کی تربیت اور مختلف شعبہ جات میں ان کی ترقیات کے لئے تفصیلی خطبات ارشاد فرمائے ہیں:

☆ واقفین نو زبانیں سیکھیں

حضور انور نے خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء میں فرمایا:

"اس ضمن میں مَیں واقفین نو سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے خاص طور پر لڑکیاں وہ انگریزی، عربی، اردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کر لیں، (میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لڑکیوں میں زبانیں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے) کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہو سکیں تبھی ہم ہر جگہ نفوذ کر سکتے ہیں۔"(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

☆ لاکھوں کی تعداد میں وقف نو چاہئیں۔

حضور انور نے جامعہ احمدیہ برطانیہ کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا:

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب وقف نَو کی تحریک فرمائی تھی تو فرمایا تھا کہ ہمیں لاکھوں واقفین نَو چاہئیں۔اب تک تو واقفین نو کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جس طرح والدین کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے انشاء اللہ لاکھوں کی تعداد ہو جائے گی اور پھر ظاہر ہے ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا اور یہ انشاء اللہ ایک دن ہوگا۔"

(الفضل 7 دسمبر 2005ء ص3)

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

نظام وصیت 1905ء سے جاری ہے۔حضور انور نے یکم اگست 2004ء سے 2005ء تک ایک سال میں 15 ہزار نئی وصایا کرنے اور 2008ء تک ہر ملک اور ہر جماعت میں تمام کمانے والے افراد کے کم ازکم 50 فیصد کے نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سَو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور مَیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم ازکم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم ازکم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہیں اُن میں سے کم ازکم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 دسمبر 2004ء ص10)

☆ تمام عہدیداران کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

حضور انور نے دورہ سوئٹزرلینڈ کے دوران مورخہ 6 ستمبر 2004ء کو نیشنل مجلس عاملہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا کہ سب سے پہلے اپنی مجلس عاملہ کو وصیت کے نظام میں شامل کریں۔اس طرح دوسری جماعتوں کے عہدیدار بھی وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔

(الفضل 15 ستمبر 2004ء ص3)

عملی اصلاح کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دورِ خلافت کے آغاز سے ہی عملی اصلاح کے بارہ میں توجہ دلائی ہے۔حضور انور نے 22 نومبر 2013ء سے عملی اصلاح کے متعلق خطبات کا سلسلہ شروع فرمایا جن میں حضور انور نے احباب جماعت کے ساتھ بالخصوص مربیان ومعلمین اور جماعتی عہدیداران کو ان کے فرائض سے آگاہ فرمایا ہے۔حضور انور نے مورخہ 13 ستمبر 2005ء کو نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا۔" آپ اپنی اصلاحی کمیٹی کو بھی Active کریں۔حضور انور نے فرمایا اصلاح کا کام بہت بڑا ہے۔کسی کی اصلاح کرنے میں ہرگز تھکنا نہیں بلکہ چار ہزار دفعہ بھی کہنا پڑے تو کہیں۔نہ تھکنا ہے اور نہ مایوس ہونا ہے۔نرمی سے سمجھاتے چلے جانا ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2005ء ص16)

حضور انور نے ممبران مجلس مشاورت پاکستان 2014ء کے نام پیغام میں فرمایا:

"میرا یہ پیغام ہر عہدیدار تک پہنچا دیں اور خود بھی اس پر عمل کریں کہ ہم نے عملی اصلاح کی طرف ایک خاص جذبے اور شوق سے پہلے سے بڑھ کر قدم اٹھانا ہے"۔(الفضل 27 مارچ 2014ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء میں فرمایا:

"کیا ہم میں سے ہر ایک بھرپور کوشش کرتے ہوئے اپنی اس طرح عملی اصلاح کر رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بد رفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بد اثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصور وار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟ اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دُور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 دسمبر 2013ء ص6)

........................(باقی آئندہ)

تقریر جلسہ سالانہ یوکے 2018ء

خلافت کے زیرِ سایہ عالمگیر وحدت کا قیام

عطاء المجیب راشد۔ مبلغ انچارج برطانیہ

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا

’’خلافت کے زیرِ سایہ عالمگیر وحدت کا قیام‘‘ یہ ہے وہ موضوع جس پر مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔

خلافت کا مضمون جماعت احمدیہ کے لئے رگِ جان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت نمبر 56 میں خلافت کے بابرکت انعام کے حوالہ سے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کی دو شرائط سے مشروط، امتِ مسلمہ سے خلافت کے قیام کا حتمی وعدہ فرمایا ہے۔ نبیوں کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہوتا ہے اور خلافتِ حقہ کی بھی یہی نشانی رکھی گئی ہے کہ اس کا بنیادی اور آخری مقصد توحید اور وحدت کا قیام ہے اور یہی بات میری تقریر کا مرکزی نکتہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا

(آلِ عمران:104)

کہ اے مومنو! اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت اور وحدت کا ذریعہ حبل اللہ کی صورت میں اتارا ہے۔ حبل اللہ سے مراد دین اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کا مقدس وجود بھی ہے اور مسیح پاکؑ کا وجود بھی جن کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں ساری دنیا کے لئے مبعوث کیا گیا۔ پھر اس سے مراد خلافت احمدیہ بھی ہے جس کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہماری ترقی، وحدت اور نجات کا وسیلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور پکڑے رکھنا ہمارا فرض ہے۔

خلافت۔ عالمگیر وحدت کا پیغام

حضرات! تقریر کے عنوان میں عالمگیر وحدت کا لفظ استعمال ہوا ہے جو گہری حکمت اور صداقت پر مبنی ہے۔ اس کے مفہوم کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ وحدت کا مضمون اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں واحد و یگانہ ہے۔ کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا واحد خالق و مالک ہے۔ اس کی صفت رَبُّ الۡعٰلَمِیۡن اس کے اعلیٰ مقام کی نشاندہی کرتی ہے۔ پھر اس نے جو کتابِ ہدایت قرآن شریف کی صورت میں دنیا کو عطا فرمائی وہ ساری دنیا کے لئے، ہر اسود و احمر کے لئے ایک عالمگیر کتابِ ہدایت ہے جیسا کہ فرمایا کہ یہ ھُدًی لِّلنَّاسِ (البقرہ: 186) ہے۔ ہمارے پیارے آقا ہادیٔ کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیّین کا منصب عطا فرمایا ہے۔ اس میں اکملیت، افضلیت اور عالمگیریت کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ آپ یہ اعلانِ عام فرما دیں کہ

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا

(الاعراف:159)

کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ یہ عالمگیر نبوت کا ایسا عظیم الشان اعلان ہے جس میں کوئی نبی بھی آپ کا ہمسر نہیں۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد تائیدِ الٰہی سے جو خلافتِ راشدہ قائم ہوئی اس کا دائرہ بھی عالمگیر تھا اور ہر خلیفۂ راشد کو خلیفۃ الرسول کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ عالمگیر پیغامِ نبوت عالمگیر سلسلۂ خلافت کے ذریعہ ممکن حد تک اکنافِ عالم میں پھیلتا چلا گیا اور جب دورِ آخرین میں اللہ تعالیٰ نے تکمیلِ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آنحضرت ﷺ کے امتی اور ظلی نبی ہونے کے لحاظ سے آپؑ کا دائرہ کار بھی سب دنیا پر محیط تھا اور آپؑ نے حقیقی اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پھیلایا۔ اپنی بعثت کا دائرہ بیان کرتے ہوئے خود آپؑ نے فرمایا:

’’اب اللہ تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک بنا دے‘‘

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 76)

آپؑ نے مزید فرمایا:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا‘‘

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306–307)

آپؑ نے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ جماعت کی ترقی اور عالمگیر وسعت اور وحدت کا سلسلہ آپؑ کی وفات کے بعد بھی جاری رہے گا۔ آپؑ نے لکھا کہ خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ ’’وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد‘‘

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

آپؑ کے وصال کے بعد جب خدائی وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا اور خلافت راشدہ احمدیہ کا قیام ہوا تو اس حوالہ سے حقیقی اسلام کی فیضان رسانی کا سلسلہ عالمگیر انداز میں جاری ہو گیا۔ عالمگیریت کا مضمون ہر زمانہ کے وسائل اور ذرائع ابلاغ پر منحصر ہوتا ہے اور ہر دم وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ اس دورِ آخرین کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ سوشل میڈیا اور باہم رابطہ کے وسائل کی ہمہ گیر وسعت کی وجہ سے ساری دنیا ایک مٹھی میں سمٹ کر GLOBAL VILLAGE کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ قرآنی پیشگوئی وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ (سورۃ التکویر:8) کا کامل ظہور ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’’اِس زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آ گئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں‘‘۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 76)

پس یہ مبارک دورِ خلافتِ خامسہ جس میں موجود ہونے کی سعادت ہم سب کو حاصل ہے۔ اِس دور میں جس کثرت اور وسعت سے اسلام کی اشاعت اکنافِ عالم میں ہو رہی ہے وہ ہر لحاظ سے بے مثل اور یکتا ہے اور خلافت کے عالمگیر فیضان کے زیرِ سایہ وحدت کا مضمون اتنی وسعت سے جلوہ گر ہے کہ گذشتہ تاریخ میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔

امن اور اتحاد کی عالمگیر مہم

سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سرکردہ سیاسی رہنماؤں اور مذہبی سربراہان کو الگ الگ نہایت مؤثر خطوط لکھ کر امن و سلامتی کی خاطر متحد ہو کر کام کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور پھر دنیا کے قریباً سب بڑے بڑے ملکوں کا دورہ کر کے سربراہان سے براہِ راست گفتگو میں بھی یہی پیغام دیا۔ ان سفروں میں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ، امریکہ، یورپین یونین، نیوزی لینڈ، اور کینیڈا وغیرہ کے حکومتی ایوانوں میں متعدد بار نہایت مؤثر انداز میں خطاب فرمایا۔ ان خطابات کی پریس میں خوب تشہیر ہوئی۔ لندن میں گزشتہ پندرہ سال سے ایک امن کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں حضور انور کے پرشوکت خطاب کو جو عالمگیر وحدت کے پیغام پر مشتمل ہوتا ہے غیر معمولی توجہ سے سنا جاتا ہے۔ ہر سال دنیا میں امن کے لئے بے لوث خدمات بجالانے والی شخصیت کو امن ایوارڈ بھی دیا جاتا ہے۔ امن کی راہوں کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ باہم محبت و احترام اور انسانیت کی خدمت کے لئے متحد ہونے کا پیغام بھی دیا جاتا ہے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے یہ بھرپور کوششیں عالمگیر وحدت کے قیام کی راہوں کو ہموار کرنے کی نہایت اعلیٰ اور مؤثر مثال ہیں۔

امن کی عالمگیر دعوت سے دلوں کی تسخیر

حضرات! حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے ساری دنیا میں امن کے پیغام کی اشاعت اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں اسلام کے عافیت بخش پیغام کی منادی کی ہے اس کا اتنا گہرا تاثر قائم ہوا ہے کہ اب اِن ملکوں میں حضور انور کو امن کے سفیر کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے اور دنیا کے سربراہان میں یہ فکری وحدت پختہ تر ہوتی جا رہی ہے کہ اگر دنیا میں واقعی امن قائم کیا جا سکتا ہے تو اُن نظریات کو اپنانے سے ہی ممکن ہے جو حقیقی اسلام پیش کرتا ہے اور جن کی منادی حضرت امام جماعت احمدیہ کی زبان سے ہو رہی ہے۔ سربراہانِ مملکت اور دنیا کے دانشوروں پر یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روشن تر ہوتی جا رہی ہے اور اب تو وہ برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں غیر مسلم عمائدین کے اعترافات کا باب بہت وسیع ہے۔ ان میں سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جو اس بات پر شاہدِ ناطق ہے کہ خلیفۂ وقت کی زبانِ مبارک سے بیان کردہ نظریات دنیا کے دلوں کو فتح کرتے چلے جا رہے ہیں۔

2012 میں حضور انور نے برسلز میں یورپین پارلیمنٹ سے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر Bishop Dr Amen Howard جنیوا (سوئٹزرلینڈ) سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب میں شمولیت کے لئے آئے تھے، موصوف انٹرفیتھ انٹرنیشنل کے نمائندہ اور ایک رفاہی تنظیم Feed a Family کے بانی صدر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار جن الفاظ میں کیا وہ توجہ سے سننے والے ہیں۔ انہوں نے کہا:

’’یہ شخص جادوگر نہیں لیکن ان کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ لہجہ دھیما ہے لیکن ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی طرح کے صرف تین انسان اگر اِس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اِس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دِنوں کے اندر برپا ہوسکتا ہے اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ میں اسلام کے بارہ میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ اب حضور کے خطاب نے اسلام کے بارے میں میرے نقطۂ نظر کو کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔‘‘

(بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا– مئی 2018ء صفحہ 20)

یہ ایک مثال ہے سینکڑوں مثالوں میں سے۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ آج خلافت احمدیہ دنیا کو صحیح اسلامی نظریات عطا کر کے ایک نظریاتی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ خلافت کی برکت سے دلوں میں ایک وحدت اور یگانگت پیدا ہوتی جا رہی ہے!

’’ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی‘‘

آج سے 129 سال قبل قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی سے جس کے بارہ میں کیا خوب کہا گیا کہ:

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ہاں اسی گمنام سی بستی سے ایک آواز اٹھی تھی جس کے بارہ میں خدائے قادر وقیوم نے فرمایا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ یہ آواز کیا تھی۔ ایک چھوٹا سا بیج تھا جو خدائی اذن سے بویا گیا اور بڑھتے بڑھتے ایک عالمگیر شجرۂ طیبہ بن گیا اور ہر آن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ احمدیت کا یہ مقدس شجر آج دنیا کے 212 ملکوں پر سایہ فگن ہے۔ احمدیت ایک روحانی چشمہ کا نام ہے جس کے بارہ میں بانیٔ جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر فرمایا تھا کہ

’’ہر قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی‘‘

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

اے سننے والو سنو اور غور سے سنو کہ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو چکی ہے۔ اس روحانی چشمہ کا فیضان دن بدن بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بابرکت زندگی میں ہی احمدیت کے شجر طیبہ کو شیریں پھل لگنے شروع ہو گئے اور مختلف مذاہب کے حق پرست لوگوں نے آسمانی آواز پر لبیک کہا۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک میں مختلف قومیتوں اور نسلوں کے افراد احمدیت کے دامن سے وابستہ ہوئے اور پھر جب آپ کے وصال کے بعد خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا تو ہر دورِ خلافت میں یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ آسمانِ احمدیت روشن ستاروں سے سجنے لگا اور اکنافِ عالَم میں خلافت کی برکت سے یہ کہکشاں روشن تر ہونے لگی۔ ملک ملک مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے فداکار اور جاںنثار خدامِ احمدیت کی ایک لمبی فہرست ہے جو خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ احمدیت کی آغوش میں آئے اور احمدیت کے نور سے منور ہو کر امتِ واحدہ کا دلکش نظارہ پیش کرتے رہے اور یہ

سلسلہ مسلسل جاری اور ترقی پذیر ہے۔ کیا ہی پُرلطف نظارہ ہماری نظروں کے سامنے آتا ہے جب ایک طرف بلادِ عربیہ میں السید منیر الحصنی، طٰہٰ قزق، مصطفیٰ ثابت اور حلمی الشافعی جیسے صلحاءُ العرب نظر آتے ہیں اور مغربی دنیا میں بشیر احمد آرچرڈ۔ عبدالسلام میڈسن۔ سوین ہینسن۔ عبدالہادی کیوسی۔ ناصر احمد سکرونر اور ہدایت اللہ ہُبش جیسے ممتاز خدامِ دین پر نظر پڑتی ہے۔ روس میں راویل بخارائیو، چین میں محمد عثمان چاؤ، افریقن ممالک میں عبدالوہاب بن آدم، اسمٰعیل بی کے آڈو، عمری عبیدی اور سرایف ایم سنگھاٹے جیسے وجودوں کی مثالیں موجود ہیں جنہوں نے دینی خدمات کے ساتھ ملک وقوم کی بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ خدامِ دین اور بزرگوں کی یہ چند مثالیں ہیں جنہوں نے خلافت کے زیرسایہ بے لوث خدمات سرانجام دے کر عالمگیر وحدت کے انمٹ نقوش اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

عالمگیر وحدت کا ایک نمونہ۔ جلسہ سالانہ

عالمگیر وحدت کی ایک خوبصورت مثال جماعت احمدیہ کا عالمگیر جلسہ سالانہ ہے جس کا آغاز 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے قادیان میں ہوا۔ پُرسوز دعاؤں سے جاری ہونے والا یہ جلسہ سالانہ اب ایک عالمگیر شجرۂ طیبہ بن چکا ہے اور ہرسال اکنافِ عالم میں یہ جلسے بڑے اہتمام سے منعقد ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کا مرکزی جلسہ سالانہ ہرسال برطانیہ میں منعقد ہوتا ہے جو بلاشبہ خلافت کے زیرسایہ عالمگیر وحدت کا ایک فقیدالمثال روحانی اجتماع ہے جس میں دنیا کے ایک سو سے زائد ممالک سے عشاقِ اسلام پروانہ وار شامل ہوتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی بابرکت شمولیت اور پرمعارف خطابات کی برکت سے یہ تین دن رات ایسا روحانی ماحول پیدا کر دیتے ہیں جو شاملینِ جلسہ کو روحانی سکون اور سرور عطا کرتا ہے۔ جو ایک دفعہ اس جلسہ میں شامل ہوجاتا ہے وہ بار بار آنے کی تمنا اور عزم لیکر واپس لوٹتا ہے۔

اس جلسہ سالانہ میں غیر از جماعت اور غیرمسلم معزز مہمان بھی اکنافِ عالم سے آتے ہیں اور برملا اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ اس روحانی جلسہ میں شامل ہوکر تو ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ پُرامن اسلام کی زندہ تصویر دیکھ کر اور بالخصوص حضور انور کے پرمعارف خطابات سن کر اور حضور انور سے ملاقات کا شرف پا کر تو ہماری دنیا ہی بدل گئی ہے۔ مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں کے لوگ اجنبیوں کی طرح آتے ہیں اور محبت بھرے جذباتِ اخوّت سے، ایک بار پھر واپس آنے کا عزم لے کر، بھیگی آنکھوں کے ساتھ، واپس جاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ روحانی جلسہ جس میں آپ سب اس وقت شامل ہیں اور جو برطانیہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا سالانہ جلسہ ہے، خلافت کے زیرسایہ عالمگیر اخوّت اور وحدت کا بے مثال نمونہ ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے بھی جلسہ کا یہی مقصد بیان فرمایا کہ یہ جلسہ ’’تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے‘‘ ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

ذرا اپنے اردگرد نظر دوڑا کے دیکھئے آپ کو ہر رنگ ونسل کے اور دنیا کی مختلف زبانیں بولنے والے ہزاروں افراد نظر آئیں گے جو عالمگیر خلافت احمدیہ کے سایہ تلے آکر آپس میں اس طرح گلے ملتے ہیں جیسے دو بھائی آپس میں بغلگیر ہوتے ہیں۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس محبت و پیار کی فضا اور باہم اخوّت اور وحدت کی مثال دنیا میں ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی ہے۔ لاریب آج بکھری اور ٹوٹی ہوئی انسانیت کو اکٹھا کرنے والی یہی خلافت احمدیہ ہے۔ ساری انسانیت کو ایک وحدت کی لڑی میں پرونے والی یہی واحد روحانی طاقت ہے!

عالمگیر وحدت کا ایمان افروز نمونہ۔ عالمی بیعت

خلافت کے سایہ میں جماعت احمدیہ ساری دنیا میں وحدتِ انسانیت کی علمبردار جماعت ہے۔ اس کا ایک دلربا نظارہ ہرسال جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ پر عالمی بیعت کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اس بیعت میں دنیا کے ساتوں برّاعظموں کا ایک ایک نمائندہ وقت کے روحانی امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور باقی سارے احباب اگلے شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک جسمانی رابطہ قائم کرتے ہیں اور پھر بیعت کے الفاظ انگریزی اور پھر اردو میں دہراتے ہیں جبکہ دنیا کی متعدد زبانوں میں بیک وقت ان الفاظ کا ترجمہ دہرایا جاتا ہے۔ اس ساری کارروائی کی بازگشت ساری دنیا میں گونجتی ہے۔ سینکڑوں ممالک میں، ہر رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد بیک وقت جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہوکر وحدتِ اقوامِ عالَم کا ایسا روح پرور نظارہ پیش کرتے ہیں جو ساری دنیا میں اپنی نوعیت کا عدیم المثال نمونہ ہے۔ خلافت کے سایہ میں عالمگیر وحدت کا کارواں آگے سے آگے بڑھتا جارہا ہے!

ابتلاؤں میں وحدت کی بقا

ابتلا اور مصائب الٰہی جماعتوں پر بھی آتے ہیں لیکن الٰہی جماعتوں پر ان کا اثر دنیاوی جماعتوں سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ الٰہی جماعتیں اپنے ایمان میں مستحکم اور ابتلاؤں کے سامنے ثابت قدم رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ وعدہ دیا ہوا ہے کہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا (سورۃالنور:56) کہ اللہ تعالیٰ ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ اس وعدہ الٰہی پر شاہدِ ناطق ہے۔ خلافت کے ہر دور میں عظیم الشان کامیابیوں کے ساتھ ساتھ مخالفتوں کے طوفان بھی اٹھتے رہے، سخت مشکل مراحل آتے رہے لیکن ہر موقعہ پر ساری کی ساری جماعت خلافت کے سایہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ثابت قدم اور متحد رہی اور مِن حیث الجماعت، ہر ابتلا کے بعد پہلے سے زیادہ مضبوط ہوکر ابھری۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک ایک باب اس بات پر گواہ ہے کہ ہر ابتلا جماعت کے لئے مزید استحکام اور ترقی کی نوید بن کر آیا۔ یہ سب کچھ محض اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم ہونے والی اس جماعت کے سر پر خلافت احمدیہ کا تاج سجایا گیا ہے۔ خلیفۂ وقت کا مقناطیسی وجود ہر مشکل گھڑی میں سایۂ رحمت بن کر ان کو متحد رکھنے کا ذریعہ ثابت ہوا۔ خلافت کے سایہ میں وحدت، اتحاد اور ترقی کے نظارے جماعت احمدیہ کو نصیب ہیں اور باقی دنیا اس سے محروم ہے!

ایک عالَم جل رہا ہے دھوپ میں بے سائباں
شکر ہے مولیٰ! ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

وحدت کا عالمگیر ذریعہ۔ MTA

ایک وقت وہ تھا جب ساری دنیا میں جماعت کے پاس اپنا کوئی نشریاتی نظام نہ تھا۔ نہ ریڈیو تھا نہ TV۔ کسی ریڈیو پر چند منٹوں کا وقت لینا بھی مشکل ہوتا تھا۔ اور پھر وہ وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے گویا چھپر پھاڑ کر MTA کا عظیم عالمگیر تحفہ کچھ اس انداز میں اچانک مہیا کر دیا کہ کسی کو بھی اس کی توقع نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا: اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح کہ آسمان کی آواز سنو جو یہ اعلان کر رہی ہے کہ مسیح آ گیا۔ مسیح کا ظہور ہو گیا۔ آپ کا یہ اعلان ان آسمانی نشانوں سے متعلق تھا جو پے درپے ظاہر ہوکر آپ کی سچائی کا اعلان کر رہے تھے لیکن دیکھو کہ خدائے ذُوالمِنَن نے کس طرح اس بات کو لفظاً اور معناً بھی حقیقت بنا دیا کہ آج سارے عالَمِ اسلام میں صرف ایک جماعت احمدیہ ہے جس کا اپنا ایک مستقل ٹیلی ویژن ہے جو 24 گھنٹے دنیا کی 27 زبانوں میں اسلام واحمدیت کا پیغام نشر کر رہا ہے۔ آج دنیا میں کسی اور مذہب کا کوئی ایسا نشریاتی ادارہ نہیں جس کی آواز بیک وقت ساری دنیا کے چپہ چپہ میں سنائی دیتی ہو اور ساری دنیا کو وحدت کا پیغام دیا جاتا ہو۔

اے دنیا کے بسنے والو! اے جزائر کے رہنے والو! اے جنگلات کے باسیو! اٹھو! اپنے ٹیلی ویژن ON کرکے اس آسمانی آواز کو سنو جو آج تمہارے گھروں میں پہنچ چکی ہے۔ اور تمہیں سرکارِ دوعالَم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیغام دے رہی ہے۔ ہاں یہ وہی آواز ہے جو ایک زمانہ میں قادیان سے اٹھی تھی اور اب دیکھو کہ کس شان کے ساتھ اس کی صدائے دلنواز اور اس کی گونج سارے عالم میں سنائی دے رہی ہے۔

گر نہیں عرشِ معلّٰی سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

MTA کے ذریعہ عالمگیر وحدت کا کام دو طرح سے ہورہا ہے۔ اس کے پروگراموں کے ذریعہ روحانی، علمی اور تربیتی وحدت کے نظارے اول طور پر جماعت احمدیہ میں نظر آتے ہیں۔ جو آواز خلیفۂ وقت کے مبارک ہونٹوں سے نکلتی ہے وہی آواز اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں کے دلوں کی صدا بن جاتی ہے۔ جمعہ کا دن آتا ہے تو ساری دنیا کے احمدی گوش بر آوازِ آقا ہو جاتے ہیں۔ ہر خطبۂ جمعہ روحانیت کا ایک نیا جام لے کر آتا ہے جو دلوں میں علم وعرفان اور ایمان ویقین کے بیج بوتا چلا جاتا ہے۔ اس آواز کا اعجاز دیکھو کہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے دلوں کے زنگ دھلتے چلے جاتے ہیں اور ایمان و یقین اور اطاعت کی کھیتیاں لہرانے لگتی ہیں۔ خطبہ جمعہ سن کر دنیا بھر کے احمدی اپنی سمتیں درست کرتے ہیں۔ عالمگیر وحدت کے اس اعجاز کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی!

پھر امام وقت کے خطبات اور دیگر پروگراموں سے صرف احمدی ہی فیض نہیں اٹھاتے بلکہ غیر از جماعت اور غیرمسلم حضرات بھی اس فیضِ عام سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایک غیراحمدی مُلّاں کا واقعہ سن لیجئے۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے ہندوستان کے ایک مبلغ نے مجھے بتایا کہ ان کے علاقہ کے ایک ملاں کے کان میں امامِ وقت کے خطبہ کی آواز پڑی تو انہیں بہت اچھا لگا۔ اتنی ہمت تو نہ تھی کہ کھلے بندوں خطبات سے استفادہ کرتے۔ انہوں نے ہر جمعہ کو اپنے کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے MTA پر خطبہ سننا شروع کیا۔ اتنا پسند آیا کہ نوٹس بھی لینے لگے اور اگلے جمعہ کے دن انہی نوٹس کی بنیاد پر اپنا خطبہ بیان کرنے لگے۔ دو تین ہفتوں کے بعد ان کا ایک مقتدی آیا اور کہنے لگا کہ مولانا! پہلے تو آپ کے خطبات بہت سادہ ہوتے تھے لیکن اب ان خطبات میں روحانیت کی باتیں ہوتی ہیں جو دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ ملاں نے کہا کہ میں اس کا یہ تبصرہ سن کر خوش تو بہت ہوا لیکن اصل وجہ بتانے کی جرأت نہ کر سکا!

یہ تو ایک مثال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ MTA سے استفادہ کرنے والے غیراحمدی اور غیرمسلم حضرات میں سے سعید فطرت لوگ اس نورِ معرفت کو پا کر بکثرت احمدیت میں داخل ہورہے ہیں اور اس طرح ان ممالک میں بھی احمدیت کا فیض پھیل رہا ہے جہاں کھلے بندوں تبلیغ کی اجازت نہیں۔

ایمان افروز جلوے

خلافت کے زیرِ سایہ عالمگیر وحدت اور تائید الٰہی کے ایمان افروز نظارے ہر آن اور ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں۔ ذرا ایک نظر ڈالتے ہیں۔

خلافتِ خامسہ کا آغاز ہوتے ہی وحدت کا کیا دلفریب نظارہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو دکھایا کہ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد، حضور انور ایدہ اللہ کے پہلے ارشاد کی تعمیل میں سارا عالَمِ احمدیت فوراً بیٹھ گیا حتی کہ سات سمندر پار کے احمدی بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر خلافت جوبلی کے جلسہ میں ایک فرمان پر سارا عالَمِ احمدیت کھڑا ہوگیا۔ جب حضور انور ایّدہ اللہ نے خلافت سے وفاداری، اطاعت اور قربانی کا عہد لیا تو یوں لگتا تھا کہ سارا عالَمِ احمدیت سمٹ کر حضور انور کی مٹھی میں آ گیا ہے!

حضور انور غانا گئے تو دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضور انور لوائے احمدیت بلند فرمارہے تھے اور ساتھ ہی صدرِ مملکت اپنے ملک کا جھنڈا بلند کر رہے تھے۔ ایسا نظارہ کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی دیکھنے میں آیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور ملک کے وزیراعظم نے کینیڈا کا جھنڈا بلند کیا۔

ایک وقت تھا کہ جماعت کے مبلغین تبلیغ کے لئے کسی ملک میں جاتے تو انہیں جیل میں ڈال دیا جاتا اور اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ خلیفۂ وقت دورہ پر جاتے ہیں تو کئی ممالک میں انہیں سرکاری طور پر خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ حکومت کے کارندے اپنے شہروں کی چابیاں خلفاء کی خدمت میں پیش کرنا اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ مختلف سربراہانِ مملکت حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ملکی معاملات میں راہنمائی حاصل کرتے ہیں اور دعا کی بھی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی تائید ونصرت کا ہر روز ایک نیا باب کھلتا چلا جاتا ہے!

یہ پذیرائی، یہ عزت، یہ مقبولیت اور عالمگیر وحدت کے روح پرور نظارے ہم جس کثرت سے دیکھ رہے ہیں یہ سب اس خدائے ذوالجلال کا دین ہے جو ہر عزت وعظمت کا سرچشمہ ہے۔ دنیا کی نظر میں خلیفۂ وقت کے پاس نہ کوئی تاج ہے، نہ کوئی تخت اور نہ کوئی حکومت۔ لیکن دیکھو! کہ وہ خدائی تائید ونصرت کی برکت سے عالمگیر وحدت کا زندہ نشان بن کر اکنافِ عالم میں اپنوں اور غیروں کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔ کیا یہ قدرت الٰہی کا کرشمہ نہیں کہ یہ بظاہر بے تاج لیکن روحانی بادشاہ آج کروڑوں دلوں کی دھڑکن بنا ہوا ہے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء

خلافت احمدیہ کے زیرسایہ۔ وحدت ہی وحدت

آج امتِ مسلمہ اپنی بدقسمتی سے ذہنی، فکری اور نظریاتی لحاظ سے انتشار اور افتراق کا شکار ہوچکی ہے۔ اس بھیانک پس منظر میں جماعت احمدیہ کی ایک واحد مثال ہے جو اپنے سربراہ کے ہاتھ پر متحد اور منظم ہے اور سربراہ بھی وہ جسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کا منصب عطا کیا ہے۔ وہی خدا اس کی مدد کرتا ہے اس کی راہنمائی کرتا ہے اور نعمتِ خلافت کی

برکت سے جماعت احمدیہ میں ہر پہلو سے وحدت ہی وحدت نظر آتی ہے۔ اختصار کے ساتھ چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ ایک خلیفۂ وقت کی قیادت اور راہنمائی میں چلنے والی جماعت ہے۔ خلافت کی برکت سے جماعت کے اندر نظریاتی اور فکری وحدت کے ساتھ ساتھ عملی وحدت بھی پائی جاتی ہے۔ جس طرف خلیفۂ وقت کی نگاہ اُٹھتی ہے یا کسی جانب ہلکا سا بھی اشارہ ہوتا ہے، سارے احمدیوں کا رخ فوری طور پر اسی طرف ہو جاتا ہے۔ اسی وحدت میں جماعت احمدیہ کی عظمت اور ترقی کا راز مضمر ہے۔

جماعت کے اندر نظریاتی اور فکری وحدت کے قیام کے لئے ایک جامع نظام جاری ہے۔ ساری دنیا میں مذہبی تعلیم و تربیت کے لئے 13 جامعات قائم ہیں جہاں ایک جیسا نصابِ تعلیم جاری ہے جس سے عالمگیر وحدت پیدا ہوتی ہے۔

دینی امور میں راہنمائی کے لئے اِفتاء کا نظام جاری ہے جو خلیفۂ وقت کی نگرانی اور راہنمائی میں کام کرتا ہے اور نظریاتی وحدت کو قائم رکھتا ہے۔

جماعت کے اندر ذیلی تنظیموں کا نظام بھی خلیفۂ وقت کی راہنمائی میں کام کرتا ہے اور باہم کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

خلافت کے زیر سایہ ہر ملک میں مجلسِ مشاورت کا نظام بھی جاری ہے۔ یہ نظام بھی جماعت کی وحدت اور نظریات و خیالات کی یکسانیت کو فروغ دیتا ہے۔

رمضان اور عیدین کے موقعہ پر عام مسلمانوں میں اختلاف ایک معمول بن گیا ہے لیکن خلافت کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کے اندر اس بارہ میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ مطلع کے اختلاف سے مختلف ممالک میں الگ الگ تاریخیں ہو سکتی ہیں مگر سب کا فیصلہ ایک متفقہ اصول کے تابع ہوتا ہے۔

خلیفۂ وقت کا خطبہ جمعہ ساری جماعت کی یکساں اور بروقت راہنمائی کا ذریعہ ہے اس طرح ساری جماعت میں ایک نظریاتی اور فکری وحدت پیدا ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے علاوہ یہ نعمت کسی اور جماعت کو نصیب نہیں۔

خلافت احمدیہ میں خلیفۂ وقت کا وجود مرکزی محور کی حیثیت رکھتا ہے اور سارا نظام خلیفہ وقت کے اشارہ پر متحرک ہوتا ہے اور ساری جماعت یک جان ہو کر ایک سمت میں حرکت کرتی ہے۔ اس اتحاد اور وحدت کی برکت سے غیر معمولی قوت اور شوکت نصیب ہوتی ہے۔

ساری دنیا میں جماعت کے اصول و قواعد یکساں ہیں۔ اس وجہ سے ہر جگہ یکساں طرزِ عمل نظر آتا جو وحدت کا شاہکار ہے۔

الغرض خلافت کے زیر سایہ وحدت ہی وحدت نظر آتی ہے!

دورِ خلافت خامسہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت خامسہ کے بارہ میں کیا فرمایا ہے یہ اہم حوالہ خاص توجہ سے سننے کے لائق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ دور..... انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ میں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل، پُر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن میں یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ بڑھتا رہے گا۔"

(خطاب 27 مئی 2008۔ الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2008 صفحہ 11)

اختتامیہ:

خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی وحدت اور اکنافِ عالم میں روز افزوں ترقیات کو دیکھ کر آج دشمنانِ احمدیت لرزہ براندام ہیں۔ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے، مختلف ممالک میں مخالفت اور ظلم و ستم کے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ ہم خدائی دعووں پر کامل یقین رکھنے والے ہیں۔ ہمارے پیارے امام کو اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ عطا فرمایا ہے کہ انی معك یا مسرور۔ پس خدائی معیت اور نصرت کا سایہ ہمارے سر پر ہے اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اطاعت اور وحدت کا بے مثل نمونہ بنتے ہوئے ان سب دعووں کو سچ کر دکھائیں جو ہم ہر بار تجدید بیعت کے وقت کرتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک، ہر بار یہ کہتا ہے اور سینکڑوں بار کہتا آیا ہے کہ اے میرے آقا! میں آپ کے ہر حکم پر، آپ کے ہر اشارہ پر، آپ کی ہر خواہش پر سو جان سے قربان۔ آپ مجھے جو بھی ارشاد فرمائیں گے۔ جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور اپنے عہدِ بیعت کی ایک ایک بات کو عمل کی دنیا میں سچ کر دکھاؤں گا!

پس اے احمدیت کے جانثارو! اور خلافت احمدیہ کے پروانو! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے سارے عہد و پیمان واقعی سچ کر دکھائیں۔ ہمارے اسلاف نے وحدت اور قربانی کے جو نمونے دکھائے ان کو پھر تازہ کریں کہ ہم بھی تو اطاعت اور وفا کے دعووں میں ان سے پیچھے نہیں۔ دیکھو! ہمارا محبوب آقا، مسیح محمدی کا خلیفہ، اس دور میں حقیقی اسلام کا سالارِ اعظم اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین بندہ، جس کے دستِ مبارک پر ہم نے سب کچھ قربان کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ وہ کتنے پیار سے ہمیں دعوتِ عمل دے رہا ہے۔ آؤ! خلافت سے وفا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آؤ! اور آج اس مجلس سے یہ سچا عزم لے کر اٹھو کہ ہم خلافتِ احمدیہ کی حفاظت اور استحکام کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے، خلیفۂ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر سچے دل سے لبیک کہیں گے۔ ہمیشہ گوش برآوازِ آقا رہیں گے!

اور آئیے ہم سب مل کر عرض کریں کہ اے ہمارے محبوب آقا! آپ نیکی کی جس جس راہ کی طرف بھی ہمیں بلائیں گے ہم دیوانہ وار آپ کے اشاروں پر اپنی جان، مال، وقت اور عزت، آبرو ہر چیز قربان کر دیں گے۔ ہماری زندگی اور ہماری موت خلافت کے قدموں میں ہوگی اور ہم میں سے ایک ایک فرد خدا کو گواہ بنا کر آج اپنے اس عزم کو پھر سے تازہ کرتا ہے کہ ہم آپ کے مبارک الفاظ کو اپنے سینوں میں جگہ دیں گے۔ ان کو عمل کے سانچوں میں ڈھالیں گے اور آپ کی ہر ہدایت پر اس طرح والہانہ لبیک کہیں گے کہ اطاعت کے پیکر، فرشتے بھی اس کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں۔ اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس عاجزانہ عزم کو پورا کرسکیں اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس وعدہ کو نبھاتے چلے جائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اعتذار و تصحیح

الفضل انٹرنیشنل 02 نومبر 2018ء کے صفحہ 2 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ برطانیہ کے مبلغین کی تصویر شائع ہوئی ہے۔ تصویر کے تحت جو اسماء درج ہیں ان میں مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب کا نام سہواً اکرم مجیب سیالکوٹی صاحب لکھا گیا ہے۔ قارئین اسے درست فرمالیں۔ ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

VACANCY: Minister of Religion: Ahmadiyya Muslim Community: Swahili Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE: We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with Swahili and both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 CEFR In addition a valid criminal clearance certificate shall be required from the applicant. He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Swahili speaker:	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following: Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community assist the Swahili Desk, enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED: You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith(Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years. You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in East Africa. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following: Stipend of £5,100-/ per annum(single person for 35 hours a week on average annual allowance for spouse £2340, each child £1560 up to two children, plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2018

Please apply to: Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یاذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت نواب محمدعبداللہ خان صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24/اکتوبر 2012ء میں مکرم خواجہ عبدالغفارڈار صاحب کے قلم سے حضرت نواب محمدعبداللہ خان صاحبؓ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ حضرت نواب محمدعبداللہ خانصاحبؓ خاکسار کے محسن تھے۔ زمانہ طالب علمی کے ایام میں قادیان میں مجھے آپؓ کی وسیع و عریض کوٹھی ’دارالسلام‘ میں پانچ سال سے زائد عرصہ قیام کرنے کی سعادت ملی جس کے دوران آپ کے اخلاق حسنہ اور شفقت سے براہ راست فیض پانے کا شرف حاصل رہا۔

آپؓ حضرت حجۃاللہ نواب محمدعلی خان صاحبؓ کی پہلی بیوی محترمہ مہرالنساء بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ کے داماد بننے کا شرف پایا۔ آپؓ کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک ایمان افروز کتاب لجنہ اماء اللہ لاہور نے شائع کی ہے جس کے پیش لفظ میں (بقلم حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ) لکھا ہے کہ ’’14-15 سال کی عمر سے ہی ان میں احمدیت کی پختگی اور سعادت کو دیکھ کران کے والد (نواب صاحب) نے ان کو چن لیا تھا کہ عزیزہ امۃالحفیظ بیگم کے پیغام دینے کو میرا یہی لڑکا مناسب اور موزوں ہے۔ فرماتے تھے (کہ) حضرت مسیح موعودؑ کی دختر کا پیام اسی کے لئے دینے کی جرأت کرسکتا ہوں جس کو ایمان واخلاص اور احمدیت میں دوسروں سے بڑھ کر پاتا ہوں۔ پھر یہ رشتہ ہوگیا اور مبارک ہوا۔ جو پہلے روحانی طور پر زیادہ نزدیک تھے اور اب جسمانی طور پر بھی آملے۔‘‘

حضرت نواب محمدعلی خان صاحبؓ کے عقد میں حضورؑ کی بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور آپؓ کے بیٹے حضرت نواب محمدعبداللہ خان صاحبؓ کے عقد نکاح میں حضورؑ کی چھوٹی بیٹی دخت کرام صاحبزادی امۃالحفیظ بیگم صاحبہؓ آئیں۔ اس طرح دنیاوی لحاظ سے مالیر کوٹلہ کے رئیسوں کے اس خاندان کو روحانی لحاظ سے بھی چار چاند لگ گئے اور یوں یہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ان خوشخبریوں، بشارات اور روحانی انعامات وبرکات کا بھی مورد ٹھہرا جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ’’تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے، جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 111)

حضرت نواب محمدعلی خانصاحبؓ کی ایک بیٹی حضرت بُوزینب بیگم صاحبہؓ کو خود حضورؑ کی خواہش اور منشاء کے مطابق حضورؑ کی بہو بننے کا شرف حاصل ہوا اور وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے عقد میں آئیں۔ یہ رشتہ اگرچہ حضورؑ کی حیات مبارکہ میں طے ہوگیا تھا مگر نکاح حضرت مصلح موعودؓ کے دَورِ خلافت میں 7/جون 1915ء کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھایا تھا جنہیں اس غرض کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے خصوصی طور پر لاہور سے بلوایا تھا۔ مذکورہ کتاب میں درج ہے: ’’بارگاہِ الٰہی میں مقبول یہ نکاح الفضل مورخہ 21 جون 1915ء میں شائع ہوا۔ اس کی ایک ایک سطر پڑھنے کے لائق ہے کہ عرش الٰہی سے اس کی مقبولیت کی نوید اس طرح آئی کہ بذریعہ رؤیا حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیح الاولؓ نے نکاح کی مبارکباد دی۔‘‘

حضرت نواب محمدعبداللہ خان صاحبؓ بچپن ہی سے نماز باجماعت بلکہ تہجد کے بھی سختی سے پابند تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا تھا۔ مشتے از خروارے صرف ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ آپؓ خود فرماتے ہیں: ’’جب میں میٹرک کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا مَیں Bronchitis سے بیمار ہوگیا۔ امتحان میں صرف بیس پچیس دن باقی رہ گئے۔ میں پہلے کلاس میں کمزور تھا۔ اس پر اس بیماری کی وجہ سے امتحان کی تیاری کو ترک کرنا پڑا۔ جب مَیں ذرا کچھ اچھا ہوا اور کچھ لکھنے کے قابل ہوگیا تو میرے دل میں فکر پیدا ہوا کہ کہیں امتحان میں رہ نہ جاؤں۔ ماسٹر صاحب کو بھی خیال تھا کہ اب مجھے امتحان نہیں دینا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی عبدالرحیم خان جو کہ اب بیرسٹر ہیں میرے کلاس فیلو تھے اس سے بھی شرمندگی اور ندامت محسوس ہورہی تھی کہ چھوٹا بھائی آگے نکل جائے گا، ان سب وجوہ سے میرے قلب میں بے چینی اور اضطراب کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ مَیں نماز کا بچپن سے عادی تھا اور دعاؤں کا بھی عادی تھا اس لئے ان باتوں سے متأثر ہوکر مَیں اللہ کے آگے جھکا اور عشاء کی نماز کے بعد میں نے ان الفاظ میں دعا کی: ’’اے میرے مولا کریم میں اپنی عمر کے لحاظ سے امتحان دیر سے دے رہا ہوں۔ داڑھی نکل رہی ہے بچوں میں بیٹھا شرم محسوس کروں گا۔ اس کے علاوہ میرا چھوٹا بھائی بھی مجھ سے آگے نکل جائے گا۔ تُو اپنا فضل و کرم فرما اور مجھے کامیاب کردے‘‘۔ میں ایک لمبا عرصہ دعا کرتا رہا۔ میرے مولا کریم نے اپنی ہستی کا ثبوت پہلی دفعہ دیا اور مجھ پر ظاہر کیا کہ وہ سمیع وعلیم مجیب خدا بھی ہے۔ مَیں نے رات کو دیکھا کہ کسی نے ایک سلپ میرے سامنے پیش کی ہے اس پر یہ تحریر تھا: ’’وَمَا رَمَیۡتَ......‘‘ مجھے اس خواب سے تسلی ہوئی چنانچہ مَیں جتنی بھی ان حالات میں تیاری کرسکتا تھا کرنی شروع کردی۔ آخر وہ دن آگیا کہ ہم بٹالہ امتحان دینے کے لئے گئے۔ امتحان کے دوران میں انگلش B پیپر اور سائنس کے پیپر دونوں خراب ہوئے اور رہی سہی امید بھی جاتی رہی۔ جب امتحان سے واپس آیا تو ہمارے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد دین صاحبؓ کامیابی سے اس قدر ناامید اور مایوس تھے کہ فرمانے لگے کہ یونیورسٹی ہال دیکھ آئے ہو؟ مَیں نے ہنس کر کہا کہ ہاں دیکھ آیا ہوں۔ جب میرے پر پھر مایوسی آنے لگی تو میں پھر اپنے مولیٰ کریم کے حضور گرا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی۔ چنانچہ ایک رات پُرزور آواز میں کوئی کہتا ہے کہ ’’تم ضرور پاس ہوجاؤ گے‘‘۔ یہ آواز میں نے تین بار سنی۔ چنانچہ میں نے اپنا یہ خواب دوستوں کو بھی سنایا۔ جب نتیجہ نکلا تو وہ طلباء جو ساری ساری رات پڑھنے میں گزارتے تھے اور انہوں نے ازحد محنت کی تھی وہ تو فیل ہوجاتے ہیں اور مَیں صرف 13 نمبروں کے فرق سے پاس ہوجاتا ہوں۔ میرا بھائی عبدالرحیم خان جنہوں نے ازحد محنت کی تھی وہ بھی فیل ہوجاتے ہیں۔

حجۃ اللہ حضرت نواب محمدعلی خان صاحبؓ نے اپنے بیٹے میاں محمدعبداللہ صاحب کو اُن کا رشتہ طَے ہونے پر جو خطوط لکھے ان میں سے چند خطوط مذکورہ کتاب کی زینت ہیں۔ یہ خطوط تربیت اولاد کے سنہری اصول ہونے کے ساتھ ساتھ اس عظیم باپ کے عظیم بیٹے کی حضرت مسیح موعودؑ اور خواتین مبارکہ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ ایک خط کے مندرجات کچھ اس طرح ہیں: ’’دین کے لحاظ سے یا دنیا کے لحاظ سے جو بڑے ہوں ان سے تعلقات میں بہت مشکلات ہوتی ہیں۔ میری شادی بھی دین کے لحاظ سے ایک بڑے مقدس محبوب الٰہی کی بیٹی سے ہوئی ہے اور اسی کی بیٹی سے تمہاری۔ یہ ایک بڑا مشکل مرحلہ ہے۔ اس کا نبھانا سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نہیں ہوسکتا۔ ... پس جس طرح مَیں مسیح موعود کی بڑی بیٹی سے سلوک کرتا ہوں اور عزت وادب کرتا ہوں تم کو مسیح موعودؑ کی چھوٹی بیٹی کا ادب اور حسن سلوک کرنا چاہیے اور اس کو نبھانا چاہیے۔‘‘

حضرت نواب محمدعبداللہ خان صاحب نے اپنے والد گرامی کی اس نصیحت کو عمر بھر پلّے باندھے رکھا۔ آپ کی زندگی میں اپنی اہلیہ محترمہ دخت کرام حضرت صاحبزادی امۃالحفیظ کی خدمت گزاری اور آپ کے سامنے عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرنے کے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ مثلاً آپؓ کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ ’’ایک دفعہ ابّا امّی کے ساتھ وہ اور آپا قدسیہ ڈلہوزی میں سیر کے لئے جارہے تھے کہ راستے میں امّی کے جوتے کا تسمہ کھل گیا ابّا نے فوراً جھک کر تسمہ باندھا اور ہم لڑکیوں سے مخاطب ہوکر فرمایا: ’’یہ امید اپنے خاوندوں سے نہ لگا بیٹھنا میں تو ان کی عزت حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی سمجھ کر کرتا ہوں۔‘‘

ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا: مَیں نے اپنا وجود درمیان سے بالکل ہی مٹا دیا ہے اور بیگم صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی ہیں اُن کی وجہ سے جو کچھ میرا تھا وہ اب مٹ چکا ہے۔

اس کتاب میں حضرت نواب محمدعبداللہ خانصاحبؓ کے حوالہ سے تاریخ احمدیت کے کئی پوشیدہ اور گمنام گوشوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ مثلاً 1915ء میں لاہور میں احمدی طلباء کے لئے ’’احمدیہ ہوسٹل‘‘ کا قیام بھی حضرت نواب صاحب کی کاوشوں اور ذاتی دلچسپی کا مرہون منّت ہے۔ یہ ہوسٹل 1947ء تک قائم رہا پھر 1966ء میں ایک بار پھر قائم ہوگیا۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء کے مطابق اس ہوسٹل کے اوّلین مکینوں اور قدیم طلباء کی فہرست میں پہلا نام میاں محمدعبداللہ خانصاحب اور دوسرا آپ کے انتہائی قریبی دوست ملک غلام فرید صاحب کا ہے۔ پھر تقسیم ہند سے قبل سندھ میں صدرانجمن احمدیہ کیلئے اراضی کے حصول کے لئے حضرت نواب صاحب نے جس جانفشانی اور قربانی کے جذبہ سے کام کیا وہ تاریخِ احمدیت کا روشن باب ہے۔ اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں: ’’جومحنت مَیں نے اس رقبہ کی تلاش میں کی یہ خداتعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ اس نے مجھے اس قدر محنت کی توفیق دی۔ ورنہ میرے جیسا آرام طلب آدمی اس قدر دُور دراز ملک میں جہاں نہ کوئی آبادی نہ کوئی کھانے پینے کا آرام تھا مَیں سوچتا ہوں تو ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہوں۔ لیکن خداتعالیٰ نے جب کوئی کام کروانا ہو تو اس کی توفیق دے دیتا ہے اور سامان بھی پیدا کردیتا ہے۔ مَیں چونکہ انجمن کا امین تھا اس لئے میں نے اس کام کے دوران اس قدر اخراجات کم کئے کہ میری حیثیت کے کسی دوسرے کارکن نے نہ کئے ہوں گے۔ میں خود ذاتی طور پر اپنے کاموں میں ریفریشمنٹ روم میں کھانا کھانے کا عادی تھا لیکن اس کام کے دوران میں نے بازار سے کھانا منگوا کر کھایا۔ سات دفعہ اراضیات کے دیکھ بھال کے لئے آیا۔ بعض اوقات کئی کئی ماہ بھی سندھ میں رہا لیکن کُل اخراجات جو اِس دوران میں نے کئے وہ بارہ صد روپے تھے۔ پھر رہائش کے لئے جو جگہ بنائی ہوئی تھی وہ دو درختوں کے تنوں پر کھڑی تھی۔ اردگرد چری کے کانے کھڑے کئے ہوئے تھے۔ برتن اور کرسیاں بھی اپنے گھر سے لے گیا تھا۔ پیٹی جس میں برتن بند کرکے رکھے ہوئے تھے وہ میز بنائی گئی تھی۔

یہ بات بھی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوچکی ہے کہ پارٹیشن کے نتیجہ میں قادیان سے ہجرت کے بعد موجودہ ربوہ کی اراضی کی خرید کے لئے ابتدائی خط وکتابت بھی آپؓ کے دستخطوں سے ہوئی تھی۔ اس بارہ میں آپ نے بطور ناظر اعلیٰ صدرانجمن احمدیہ رتن باغ لاہور سے ڈپٹی کمشنر جھنگ کے نام خط لکھا تھا۔

حضرت نواب صاحبؓ کی ذاتی ڈائریاں بھی آپ کی نیک فطرت، تقویٰ، پرہیزگاری اور توکل علی اللہ کی اعلیٰ صفات کی مظہر ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: ’’قرضوں کی ادائیگی کی کماحقہٗ کوئی صورت پیدا نہیں ہورہی ہے معلوم نہیں یہ صورت شامت اعمال کی وجہ سے ہے یا پھر کوئی امتحان مقدّر ہے اس لئے بعد نماز عشاء دونفل پڑھنے شروع کئے جن میں خیر وبرکت کی دعا کرتا ہوں، گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔‘‘

پھر ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ ’’میرے ساتھ مولیٰ کا سلوک ہے کہ ذراسی غلطی ہونے پر مجھے فوراً پکڑتا ہے۔ دوسرے وہی کام کرتے ہیں ان کا کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان وفضل ہے کہ فوراً بل نکال کر صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔ ... ادھر غلطی کی اور اُدھر طمانچہ تیار ہوتا ہے۔ اکثر مجھے شکایت بھی ہوتی ہے کہ اکثر اس قسم کی غلطیاں دوسرے بھی تو کرتے ہیں ان کو کیوں پکڑ نہیں آتی لیکن مجھ پر فوراً گرفت ہوتی ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اِن نیک اور بابرکت وجودوں کی نیکیاں ہمیشہ زندہ اور تازہ رکھے۔ آمین

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8/اکتوبر 2012ء میں شاملِ اشاعت مکرم چودھری محمدعلی مضطرؔ صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

سوچتا ہوں کہ کوئی تجھؐ سے بڑا کیا ہوگا
تُو اگر تُو ہے تو پھر تیرا خدا کیا ہوگا
مَیں غلاموں کے غلاموں کا اِک ادنیٰ خادم
مجھ سا قسمت کا دھنی کوئی بھلا کیا ہوگا
تجھ کو اللہ نے لَولَاک کی خلعت بخشی
مستحق اس کا کوئی تیرے سوا کیا ہوگا
جب دَنیٰ کا فَتَدَلّٰی سے ہوا ہوگا ملاپ
فرق قوسین کے مابین رہا کیا ہوگا
جس کی ہیبت سے پہاڑوں کے بھی دل ہیں لرزاں
تجھ پہ اُترا جو سرِ غارِ حرا، کیا ہوگا
تُو محمدؐ بھی ہے، احمدؐ بھی ہے، محمودؐ بھی ہے
تیری توصیف کا حق ہم سے ادا کیا ہوگا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

November 09, 2018 – November 15, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday November 09, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:45	Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Reception In Sydney 2013
02:30	Tehrik-e-Jadid
02:45	Spanish Service
03:20	Seerat-e-Ahmad
03:45	Tarjamatul Qur'an Class
04:55	Hamara Aaqa
05:30	Qur'an Sab Se Acha
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Beacon Of Truth
08:00	Masjid-e-Aqsa Rabwah
08:20	Attractions Of Australia
08:50	Huzoor's Reception In Brisbane 2013
10:05	In His Own Words
10:35	Rishta Nata Ke Masa'il
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Unscripted
14:20	Shotter Shondhane
15:20	Pakistan National Assembly 1974
16:35	Friday Sermon [R]
17:45	Noor-e-Mustafwi
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Beacon Of Truth
19:20	Huzoor's Reception In Brisbane
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words
21:35	Friday Sermon [R]
22:45	Unscripted [R]
23:25	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)

Saturday November 10, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Masjid Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Reception In Brisbane
02:30	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
03:50	Dars-e-Hadith
04:05	Friday Sermon
05:15	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Braheen-e-Ahmadiyya
15:45	The Concept Of Bai'at
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
19:00	Open Forum [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address 2009
21:00	International Jama'at News
21:50	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
22:30	Friday Sermon
23:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)

Sunday November 11, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2009
02:30	In His Own Words
03:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:30	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:10	Braheen-e-Ahmadiyya
05:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda
08:35	Roots To Branches
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau
10:00	In His Own Words
10:35	Aao Kahani Sunain
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:15	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:40	Aaina
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Story Time
19:00	Live Face2Face
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Aaina [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Roots To Branches

Monday November 12, 2018

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:05	Aaina
04:00	Friday Sermon
05:10	Aao Kahani Sunain
05:30	Roots To Branches
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
06:55	Rencontre Avec Les Francophones
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:20	Pandit Lekh Ram
08:45	Masjid Mubarak Qadian
09:00	Huzoor's Reception At Baitul Muqeet Mosque
10:15	Rishta Nata Ke Masa'il
10:30	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on June 1, 2018.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Reception At Baitul Muqeet Mosque [R]
16:15	Chef's Corner
16:30	International Jama'at News
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service
19:00	Rishta Nata Ke Masa'il [R]
19:20	Pandit Lekh Ram [R]
19:50	Masjid Mubarak Qadian [R]
20:00	Huzoor's Reception At Baitul Muqeet Mosque [R]
21:15	In His Own Words [R]
21:45	Signs Of The Latter Days
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday November 13, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Reception At Baitul Muqeet Mosque
02:45	Chef's Corner
03:00	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:20	Pandit Lekh Ram
05:50	Masjid Mubarak Qadian
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab
08:05	Story Time
08:30	Attractions Of Australia
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau
09:50	In His Own Words
10:25	Chali Hai Rasm
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 9, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:15	Islamic Jurisprudence
16:55	Hamara Aaqa
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:45	Rah-e-Huda
20:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Kasre Saleeb
22:30	Liqa Ma'al Arab [R]
23:30	Attractions Of Australia

Wednesday November 14, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:45	Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:35	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:15	Islamic Jurisprudence
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:20	Kasre Saleeb
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel
07:00	Question And Answer Session
08:00	Seerat-un-Nabi
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2009
10:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 9, 2018.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2009 [R]
16:40	Mosha'airah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2009 [R]
21:30	Mosha'airah [R]
22:20	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
22:30	Question And Answer Session [R]
23:15	In His Own Words

Thursday November 15, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2009
03:00	Seerat-un-Nabi
04:00	Question And Answer Session
04:45	Roohani Khazaa'in
05:05	Mosha'airah
05:50	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class
08:05	Islamic Jurisprudence
08:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00	Huzoor's Reception At New Zealand Parliament
09:50	In His Own Words
10:25	Seerat Sahabiyat
11:05	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words [R]
15:30	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiyah
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Seerat Sahabiyat [R]
19:10	Open Forum
19:40	Seerat-e-Ahmad
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:45	Khilafat-e-Haqqa Islamiyah [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's (may Allah be his helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 09 November 2018 | Issue No. 45

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

مسجد فضل لندن سے حضور انور کی روانگی اور مسجد بیت الرحمٰن، سلور سپرنگ (امریکہ) میں ورود مسعود۔ ہزاروں عشّاق کا اپنے پیارے امام کا والہانہ استقبال۔

ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ کی نئی عمارت کا معائنہ اور افتتاح۔ نیز مسجد بیت الرحمٰن سے منسلکہ آفس بلاک کا معائنہ۔

پچاس سے زائد فیملیز اور تیس کے قریب افراد کی اپنے پیارے امام سے ملاقات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

15؍اکتوبر 2018ء بروز سوموار

آج کا دِن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا چوتھا سفر اختیار فرمایا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جون 2008ء میں امریکہ کا پہلا دورہ فرمایا تھا جو امریکہ کے مشرقی حصہ کی طرف تھا۔ اس سفر میں حضور انور نے واشنگٹن میں قیام فرمایا اور جلسہ سالانہ کے لئے Harrisburg کے علاقہ میں تشریف لے گئے تھے۔

پھر 16؍جون تا 3؍جولائی 2012ء کو حضور انور نے امریکہ کا دوسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ بھی امریکہ کے مشرقی علاقہ میں تھا۔ اِس سفر کا آغاز شکاگو (Chicago) سے ہوا تھا۔ شکاگو کے علاوہ Zion، Dayton، Columbus، Pittsburg، Washington DC، Harrisburg، Virginia اور Baltimore جماعتوں میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے گئے اور یہ سب جماعتیں اپنے پیارے آقا کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوئیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تیسرا سفر امریکہ کے مغربی حصہ میں آباد جماعتوں اور ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلیز (Los Angeles) کا تھا۔ حضورِانور کا یہ سفر 4؍مئی تا 15؍مئی 2013ء کے عرصہ پر مشتمل تھا۔ حضورِانور کے اس سفر میں ویسٹ کوسٹ اور ساؤتھ ویسٹ کی تمام جماعتیں حضورِانور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوئیں۔

اب اس چوتھے سفر میں جس کا آغاز واشنگٹن سے ہوا ہے فلاڈلفیا (Philadelphia)، بالٹی مور (Baltimore) اور ساؤتھ ورجینیا (South Virginia) کی مساجد کے افتتاح کا پروگرام ہے۔ اس دورہ میں جماعت ہیوسٹن (Houston) میں بھی بعض پروگرام شامل ہیں اور پھر چند روز کے لئے ساؤتھ امریکہ کے ایک ملک گوائٹے مالا کا دورہ بھی شامل ہے۔

مسجد فضل لندن سے روانگی

15؍اکتوبر بروز سوموار 2018ء دوپہر دو بجکر 53 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین بڑی تعداد میں مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضورِانور نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً تین بج کر چالیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہیتھرو ایئر پورٹ تشریف آوری ہوئی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت ایئر پورٹ کے ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے اور اسی جگہ ایمیگریشن کا پراسس ہوا۔

ایئر پورٹ پر حضورِانور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن اور مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ان احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

پانچ بجکر بیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ایئر ویز کی پرواز BA 293 پانچ بجکر 45 منٹ پر ہیتھرو لندن ایئر پورٹ سے واشنگٹن امریکہ کے لئے روانہ ہوئی۔

قریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد واشنگٹن امریکہ کے مقامی وقت کے مطابق آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر جہاز واشنگٹن کے Dulles انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اُترا۔ واشنگٹن کا وقت لندن (یوکے) کے وقت سے پانچ گھنٹے پیچھے ہے۔

جہاز کے دروازہ پر مکرم امیر صاحب امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، نائب امیر صاحب امریکہ مکرم منعم نعیم صاحب اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی ایک آفیسر نے خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

بعدازاں ایک سپیشل Mobile Lounge (بس) کے ذریعہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے انتظام کے تحت ایک سپیشل لاؤنج میں لایا گیا۔ امیگریشن کی کارروائی ایک خاص انتظام کے تحت اسی لاؤنج میں ہوئی۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی آفیسر نے اپنی نگرانی میں یہ سارے انتظامات کروائے۔

پروفیشنل سروسز مینجمنٹ کے ایک سینئر آفیسر بھی لاؤنج میں آئے اور حضورِانور کو خوش آمدید کہا۔ حضورِانور نے ان احباب کا شکریہ ادا کیا اور ازراہِ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

ایئر پورٹ پر سامان کے حصول اور کلیئرنس کے حوالہ سے جن آفیسرز نے کام کیا وہ بھی حضورِانور سے ملاقات کے لئے لاؤنج میں آئے۔ ان سبھی احباب نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ایمیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اُس خاص دروازہ کے ذریعہ ایئر پورٹ سے باہر لایا گیا جو صرف خصوصی اہمیت کے حامل مہمانوں اور Dignitaries کے لئے مختص ہے۔ اس دروازہ کے ساتھ ہی حضورِانور کی گاڑی کھڑی کی گئی تھی۔ ایئر پورٹ سیکیورٹی نے خصوصی گیٹ کھول کر پورے اعزاز کے ساتھ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہاں سے روانہ کیا۔

ایئر پورٹ سے روانہ ہو کر رات دس بجکر چالیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔

مسجد بیت الرحمٰن (سِلور سپرنگ) میں حضور انور کے استقبال کی تیاریاں

مسجد بیت الرحمٰن اور اس کے اِردگرد کے وسیع و عریض احاطہ کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ یہ سارا علاقہ رنگ برنگی روشنیوں سے روشن تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضورِانور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امریکہ کے اس خطہ کے دور دراز شہروں اور مختلف سٹیٹس میں آباد حضورِانور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں دوپہر کے بعد سے ہی مسجد بیت الرحمٰن پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرد و خواتین اور بچوں اور بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے اور محبوب آقا کے پرنور چہرہ پر اپنی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔ واشنگٹن اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ یہ عشاق نیویارک، Connecticut، نارتھ Carolina، شکاگو، Zion، ملواکی اور Oshkosh جماعتوں سے آئے تھے اور پھر میامی (Miami)، Dallas، Minneapolis، ہیوسٹن (Houston)، Bay Point، سیاٹل (Seattle)، Silicon Valley اور لاس اینجلیز (Los Angeles) وغیرہ دُور دراز علاقوں سے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ اکثر جماعتوں سے تو پانچ سے چھ گھنٹے کا سفر بذریعہ کار طے کر کے پہنچے تھے جبکہ شکاگو سے آنے والے سات سو میل کا سفر 13 گھنٹے میں اور Zion سے آنے والے 750 میل کا سفر 14 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔ ملواکی سے آنے والے احباب اور فیملیز 800 میل کا سفر قریباً 16 گھنٹے میں طے کر کے اپنے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

پھر بعض بڑی دور کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز بذریعہ جہاز سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Miami اور Minneapolis سے آنے والے احباب اڑھائی گھنٹے جہاز کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ڈیلس (Dallas) اور ہیوسٹن سے آنے والے تین گھنٹے جہاز کا سفر کر کے پہنچے تھے۔ جبکہ Bay Point، سیاٹل، Silicon Valley اور لاس اینجلیز (Los Angeles) سے آنے والے احباب اور فیملیز قریباً تین ہزار میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے واشنگٹن پہنچے تھے۔ انہوں نے یہ فاصلہ بذریعہ جہاز پانچ گھنٹے میں طے کیا تھا۔

بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان احباب میں ایک بڑی تعداد ایسے خاندانوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کو اتنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔ MTA کے کیمرے استقبال کے اس سارے منظر کو ریکارڈ کر رہے تھے۔ ہر ایک کی نظر اُس بیرونی گیٹ پر لگی ہوئی تھی جہاں سے کسی وقت بھی حضورِانور کی گاڑی اس احمدیہ سینٹر میں داخل ہونے والی تھی۔

مسجد بیت الرحمٰن میں حضور انور کا ورود مسعود

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لئے یادگار لمحہ آپہنچا اور دس بجکر پینتیس منٹ پر حضورِانور کی گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ حضورِانور وہیں گاڑی سے باہر تشریف لے آئے۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یو ایس اے (برائے مڈویسٹ اینڈ میڈیا) مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمن

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں